

unnabi . bi



رسالہ

اثبات علم غیب رسول



Click

نفاذ کے لئے اس سلسلے کے ہر صفحہ پر موجود ہر لنک پر کلک کریں یا اس لنک پر کلک کریں

org/details/@z

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

حق حق حق

رسالہ

اثبات علم غیب رسول ﷺ

نام کتاب : رسالہ اثبات علم غیب رسول ﷺ
مصنف : امام المتأخرین حضرت علامہ قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ
تصحیح و تقدیم : مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دینا چوری
کمپوزنگ : میڈیا پوائنٹ امین آباد لکھنؤ۔ 9307459797
ناشر : شعبہ نشر و اشاعت جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم
طباعت : نور پرنٹرز لکھنؤ۔ موبائل: 9336628735
تعداد اشاعت : ایک ہزار
قیمت :



ملنے کا پتہ

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

موبائل:- 9026742301



خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

حق حق حق

شرف انتساب

گل گلزار چشتیت، شمع بزم صابریت، زینت مسند احمدی
نیر ملت حضور الحاج الشاہ عمار احمد احمدی صابری چشتی

معروف بہ ”نیر میاں“

صاحب قبلہ مدظلہ العالی، سجادہ نشین خانقاہ
حضور شیخ العالم قدس سرہ و سربراہ اعلیٰ جامعہ چشتیہ کے نام
جن کا دامن کرم مجھ جیسے لاکھوں افراد
کے لئے سائبان رحمت بنا ہوا ہے۔

فقط والسلام

گدائے بارگاہ دستگیر بیکساں حضور شیخ العالم شیخ احمد عبدالحق صاحب توشہ ردولوی

محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دینا چپوری عفی عنہ

خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم

ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

۲ جمادی الاول ۱۴۳۳ھ

عرض ناشر

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ کے اشاعتی ادارے کا سرگرم کردار سب کے
سامنے ہے۔ ابتداء قیام سے لے کر اب تک یہ ادارہ اپنے مقاصد کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے
میں کامیاب رہا اور بحمدہ تعالیٰ اس کا اشاعتی تسلسل برقرار ہے۔

یہ کتاب ”رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں
میں ہے۔ اس ادارے کا مزید آگے بڑھتا ہوا ایک قدم ہے جو قابل داد و تحسین ہے۔

واضح رہے کہ ہمارا یہ شعبہ بالکل غیر تجارتی ہے اور اس کے تحت جو بھی کتابیں شائع ہوتی
ہیں وہ علمی حلقوں تک مفت پہنچائی جاتی ہیں اور ہر سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے اس کام میں
صرف ہوتے ہیں۔

سابقہ روایت کے مطابق اس سال بھی ہم دواہم مطبوعات شائع کرنے کا شرف حاصل
کر رہے ہیں۔ ایک ”حیات شیخ العالم و تذکرہ سجادگان، دوسری زیر نظر کتاب ”رسالہ اثبات علم
غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ علاوہ ازیں جامعہ کے مختلف ذیلی شعبے ہیں آئے دن جن کے بال
و پر میں اضافہ ہو رہا ہے ظاہر ہے کہ ان سب چیزوں کی بقا و ترقی کے لئے ہر سال ایک خطیر رقم کی
ضرورت ہوتی ہے جس کا دار و مدار اہل خیر حضرات کے مالی تعاون پر ہے اس لئے ہم جملہ قارئین
خصوصاً مخیر و صاحب ثروت حضرات سے پر زور اپیل کریں گے کہ ہمارا دست طلب جو دینی
ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کی طرف بڑھ رہا ہے اسے خالی نہ لوٹائیں بلکہ حتی المقدور
امداد فرما کر عند اللہ اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ فقط

خیر اندیش

نیاز احمد اشرفی

ناظم شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ ردولی شریف فیض آباد

۲۶ مارچ ۲۰۱۲ء / ۲ جمادی الاول ۱۴۳۳ھ

فرنگی محل کا تصنیفی سرمایہ بھی زمانہ میں متعارف ہونا چاہئے چنانچہ اس کے لئے میں نے صرف حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کی تصنیفات کا انتخاب کیا کیونکہ آپ کی تصنیفات کی تعداد مبسوط وغیر مبسوط کتابیں ملا کر تقریباً ڈیڑھ سو تک جا پہنچتی ہیں مگر ان کے وصال کے بعد سے اب تک ان کی کوئی مستقل تحریر غالباً منزل اشاعت سے ہم کنار نہیں ہوئی، میرے علم میں تو یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

چنانچہ سال گذشتہ حضرت مولانا کی ایک معرکہ الآراء تصنیف ”تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفہ“ کی اشاعت سے اس مہم کا آغاز ہو چکا ہے اور زیر نظر کتاب اس سلسلہ کی انشاء اللہ دوسری کڑی ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ”فتاویٰ قیام الملت والدین“ سے لیا گیا حضرت مولانا کا ایک فتویٰ ہے جس میں علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات پر حضرت مولانا نے انتہائی جامع تحقیق پیش کی ہے اور کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت ہی مفید اور قابل استفادہ ہے۔

اس کی ترتیب جدید اور صحیح کا کام عزیزم مفتی محمد احمد رضا شرفی مصباحی سلمہ اللہ تعالیٰ نے کیا۔ موضوع کی مناسبت سے انہوں نے ایک مختصر سا مقدمہ بھی لکھا ہے اور عربی و فارسی عبارتوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حیات و صحت اور علم و عمل میں بے پناہ برکت عطا فرمائے اور کتاب کو اس کے جملہ قارئین کے لئے نفع رساں۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ و علی الہ واصحابہ اجمعین۔
برحمتک یا ارحم الراحمین۔

دعا گو

فقیر شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں
سجادہ نشین خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف
ضلع فیض آباد۔ یوپی

کیم جمادی الاول ۱۴۳۳ھ، مطابق ۲۵ مارچ ۲۰۱۲ھ

حق حق حق

کلمات خیر

از نیر ملت حضور الشاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں صاحب قبلہ
سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم ردولی شریف

امام المتأخرین قیام الملت والدین حجتہ الاسلام حضرت علامہ شاہ قیام الدین محمد عبدالباری فرنگی محلی قدس سرہ کی پوری حیات مستعار خدمت دین و ملت سے عبارت تھی ایک مؤمن کامل کی زندگی کے جتنے شعبے ہو سکتے ہیں آپ نے محض اٹتالیس سال کی عمر میں ان کے تمام حقوق بحسن و خوبی ادا کر دیئے اور اس بات پر دلیل آپ کے وہ عظیم الشان کارنامے ہیں جو اہل سنت کی تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔

یہ بات بھی ہر ذی ہوش مسلمان پر عیاں ہے کہ علماء فرنگی محل کی دینی خدمات سے ہمارا ایک سب سے معتبر طبقہ آج تک فیض اٹھا رہا ہے اور انشاء اللہ اٹھاتا رہے گا لیکن ہمارے یہاں اسلاف فراموشی کی جو ایک روایت قائم ہو گئی ہے میں سمجھتا ہوں اس کے دائرہ اثر میں اکابر فرنگی محل سب سے زیادہ نظر آئیں گے۔

بہر حال یہ شکوہ کس سے کریں اور کون سنے گا؟ بہتر یہی ہے کہ اس سلسلے میں کچھ عملی اقدام کئے جائیں اسی مقصد کے تحت میں نے جامعہ چشتیہ کے ذیلی شعبوں میں نشر و اشاعت کا بھی ایک شعبہ رکھا اور ضرورتاً اسے بہت زیادہ اہمیت دی۔

بفضلہ تعالیٰ اس کے اچھے ثمرات ظاہر ہوئے اور ایک قلیل مدت کے اندر ڈیڑھ درجن کے قریب نادر و نایاب کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں سے بیشتر وہ تھیں جو اپنا وجود کھونے کے قریب تھیں۔ اس ضمن میں مجھے اس بات کا بھی شدت سے احساس ہوا کہ علمائے

صاحب کتاب پر ایک نظر:-

پچھلی صدی کی قدآور شخصیتوں میں ایک نمایاں نام حضرت علامہ مولانا محمد قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کا بھی آتا ہے آپ کی دینی، ملی اور سیاسی و سماجی خدمات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے ہر طبقہ کے لوگ آپ کی شخصیت سے اچھی طرح واقف تھے بلکہ اپنے زمانے میں آپ ملک و بیرون ملک میں یکساں طور پر معروف تھے۔

آپ کی پیدائش ۱۰ ربیع الآخر بروز یکشنبہ ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۷۷۷ء فرنگی محل لکھنؤ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد عارف باللہ حضرت مولانا عبدالوہاب فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ جو کمالات ظاہرہ و باطنہ سے آراستہ تھے مشہور فقیہہ و محدث حضرت قطب الدین شہید صابری چشتی سہالوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے جن کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے صحابی رسول حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ چنانچہ اسی نسبت سے علماء فرنگی محل اور ان کی اولاد اپنے آپ کو انصاری کہلاتے ہیں۔

حضرت مولانا کی پوری تعلیم و تربیت فرنگی محل ہی میں ہوئی اور خاندان کے علماء سے جملہ علوم و فنون کی تحصیل کی اور ایک قلیل مدت کے اندر ۱۳۱۸ھ میں سند فراغت حاصل کر کے مسند تدریس و ارشاد پر فائز ہو گئے۔

حضرت مولانا کے اساتذہ کی بھی ایک کثرت ہے جس میں بڑے بڑے یگانہ روزگار ہستیوں کا نام آتا ہے آپ کے زیادہ تر اساتذہ تو خاندان ہی سے تعلق رکھتے تھے البتہ کچھ اور افراد بھی تھے جو باہر سے یہاں آ کر تحصیل علم کرتے تھے اور تدریسی

کتاب اور صاحب کتاب ایک نظر میں

از محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

زیر نظر کتاب ”رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ دراصل فتاویٰ قیام الملت سے لئے گئے چند اوراق پر مشتمل ہے۔ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق ایک استفتاء اور حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کا جواب اور پھر اس پر حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کی طرف سے مدلل اور مفصل وضاحت درج ہے۔

موضوع کے اعتبار سے مضمون نہایت ہی جامع اور وسیع ہے اور عامۃ المسلمین کیلئے قابل استفادہ بھی۔ اسی اہمیت کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس مضمون کو کتابی شکل میں عوامی منظر نامہ پر پیش کیا جائے تاکہ اس کا فیض سب کو پہنچے اور ہو سکتا ہے مشکوک قلوب و اذہان کے لئے پیغام تسکین کا سامان بن جائے۔

اس رسالہ کو شائع کرنے کا ایک اہم مقصد حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات دین و سنیت کو عام و تمام کرنا، ان کے عقائد و نظریات سے آگاہی فراہم کرنا اور ایک طویل عرصہ سے ان کی شخصیت کے تین بے اعتنائی اور تغافل کشی کا جو ایک جمود طاری ہے اسے توڑنا بھی ہے۔

بحمدہ تعالیٰ سال گذشتہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی ایک معرکہ الآراء تصنیف ”تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفہ“ کی اشاعت سے خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ سے موجود سجادہ نشین حضور نیرمیاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی سرپرستی و رہنمائی میں اس جدوجہد کا آغاز ہو چکا ہے اور اللہ جب تک چاہے گا یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

10

احمد ردولوی، مولانا محمد میاں فاروقی الہ آبادی، مولانا سید نور الحسن صاحب اجیری، مولانا سید محمد احمد صاحب اجیری، مولانا غلام جیلانی صاحب اعظمی، مولانا عبدالمعید صاحب بنگلہ دیشی وغیرہ۔

آپ نے مختلف فنون، مثلاً صرف، نحو، علم کلام، حکمت، منطق، حدیث، تفسیر، فقہ، سیر، تصوف، ادب وغیرہ پر تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں تصنیف فرمائی جن میں سے کئی کتابیں ایسی ہیں جو جلدوں پر مشتمل ہیں۔

علاوہ ازیں مختلف کتب درسیہ پر حاشیہ بھی تحریر کیا ہے۔ افسوس کہ اکثر کتابیں ابھی تک غیر مطبوعہ پڑی ہیں۔

حضرت مولانا اوصاف حمیدہ اور خصائل مسعودہ کے دھنی تھے۔ اپنے اسلاف و اکابر کی تمام خوبیاں آپ کے اندر موجود تھیں یہی وجہ ہے کہ خدمت دین متین کی جو بنا آپ کے اجداد نے ڈالی تھی زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے اسے تکمیل آشنا کر دکھایا۔

آپ خدمت دین و خدمت خلق کے جذبہ سے اس قدر مغلوب اور اپنے اجداد کی بار امانت سے اس درجہ لدے ہوئے تھے کہ کبھی آرام سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا۔ ایک طرف مدرسہ نظامیہ فرنگی محل میں درس و تدریس و کار افتاء کی ذمہ داری دوسری طرف مریدین و متوسلین کی روحانی تربیت اس پر سیاسی ہنگامہ خیزیوں کے درمیان امت مسلمہ کی صحیح قیادت آپ کو جہد مسلسل کے لئے مہمیز کرتی رہتی۔

بلاشبہ آپ نے قوم کی رہنمائی کا حق ادا کر دیا۔ تصنیف و تالیف کے ذریعہ، تقریر و تحریر کے ذریعہ، سیادت و قیادت کے ذریعہ، اگر آپ کی اڑتالیس سالہ زندگی کا موازنہ آپ کے کارناموں سے کیا جائے تو میرے اس دعوے سے آپ سو فیصد اتفاق کریں گے۔

9

خدمات بھی انجام دیتے تھے۔ چند اسماء حسب ذیل ہیں۔
حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب فرنگی محلی، حضرت مولانا عبد الباقی صاحب فرنگی محلی، حضرت مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی، مولانا عین القضاۃ لکھنوی، مولانا غلام احمد پنجابی، مولانا غلام یحییٰ رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

۱۳۰۹ھ میں آپ عالم کسینی میں پہلی بار اپنے والدین کریمین کے ہمراہ حرمین شریفین تشریف لے گئے اس وقت آپ کی عمر صرف تیرہ سال تھی حج سے فارغ ہو کر جب مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو وہاں کے مشہور محدث حضرت سید علی بن سید ظاہر وتری رحمۃ اللہ علیہ نے والد ماجد کے ساتھ آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی کو سند حدیث مرحمت فرمائی۔

دوسری بار شعبان ۱۳۲۱ھ میں حرمین طہیین کا طویل مدتی سفر فرمایا اور نجف، کوفہ و بغداد سمیت تمام مقامات مقدسہ کی زیارت فرمائی اور کبار علماء و مشائخ سے ملاقات کر کے ان سے علمی و روحانی استفادہ کیا۔ اس موقع پر جب بغداد شریف سرکار غوث الاعظم میں حاضر ہوئے تو فرزند غوث پاک نقیب الاشراف حضرت سید عبدالرحمن گیلانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اجازت سلاسل کے علاوہ سند حدیث بھی عطا فرمائی۔

حج سے فراغت کے بعد دوبارہ مدینہ شریف حاضر ہوئے اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں چند دن قیام فرمایا اس درمیان حضرت سید علی وتری سے درس حدیث لیا اور ان سے دیگر علماء سے سند حدیث و اجازت سلاسل بھی حاصل کی اور رمضان ۱۳۲۲ھ میں وطن لوٹ آئے۔

حضرت علامہ کے شاگردوں کی بھی ایک لمبی فہرست ہے چند معروف اسماء درج ذیل ہیں۔

مولانا عبد القادر صاحب فرنگی محلی، مولانا قطب میاں فرنگی محلی، محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی، مولانا سید محمدی الدین اشرف کچھوچھوی، مولانا شاہ حیات

کچھ آپ کے عقائد و نظریات کے بارے میں

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق جس نامور خانوادہ سے ہے اس کے عقائد و نظریات اظہار من الشمس ہیں۔ حضرت ملا نظام الدین فرنگی محلی سے لیکر آپ کی ذات تک سیکڑوں علماء اس علمی خانوادے میں ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے ہزاروں کتابیں اہل سنت کے عقائد و نظریات اور خوش عقیدہ مسلمانوں میں مروجہ دینی رسومات کے اثبات پر تصنیف فرمائیں۔

حضرت مولانا نے بھی انہیں عقائد و خیالات کی ترجمانی میں قلم چلایا جو تائید حق سے مؤید اور خاصہ اہل سنت ہیں۔

زیر نظر رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو اگرچہ حضرت مولانا کی مستقل تصنیف نہیں مگر اس سے کم بھی نہیں۔ قارئین اس رسالہ کے مطالعہ سے اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہو جائیں گے کہ آپ بہر حال مسلمانوں میں پھیلانے والے غلط نظریات کا سد باب اور حقانیت کا اثبات چاہتے تھے۔

ذیل میں فتاویٰ قیام الملت کی روشنی آپ کے عقائد و نظریات کی ایک مختصر سی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۲۷۳)

(۲) جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کو ممکن قرار دے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۳۷)

(۳) رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متعلقات کی توہین کفر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۶۷)

(۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے علم غیب حاصل تھا بلکہ جمیع ماکان و مایکون کا علم آپ کو دیا گیا۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۹۰)

(۵) انبیاء اور اولیاء کو علم غیب سے بالکل خالی سمجھنا معاذ اللہ کفر سے خالی نہیں کیونکہ اس سے بعض آیات قرآنیہ و وسعت قدرت کا انکار لازم آتا ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۷۷)

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیق ہونے میں شک کرنے والا یا تو دشمن رسول ہے یا ملحد و بے دین ہے یا پھر زندیق ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۷۸)

(۷) میلاد شریف کو کسی کے جنم دن سے تشبیہ دینا کفر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۶۷)

(۸) قیام بوقت ذکر و ولادت خیر الانام جائز و مستحسن ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۹۷)

(۹) مزار پر چادر فاتحہ اور مٹھائی پیش کرنا مستحسن ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۷۷)

(۱۰) مصنف تقویۃ الایمان نے بلاشبہ توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۹۰)

(۱۱) فرقہ وہابیہ فرقہ مفسدین ہے ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ اپنے عقائد کے تحفظ کے لئے ان کے ساتھ مخالطت و مجالست اور ان کو اپنی مسجد میں آنے دینا جائز نہیں۔ (۲۷۲ / ۲۷۳)

(۱۲) عبدالغنی و عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے۔ (ص ۷۸)

(۱۳) نام اقدس سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ (۱۰۷)

بہر حال یہ چند باتیں یہاں بطور نمونہ ذکر کر دی گئیں۔ تفصیل دیکھنی ہو تو فتاویٰ قیام الملت یا مقدمہ تنویر الصحیفہ ملاحظہ کریں۔



تقدیم

مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ

خانقاہ شیخ العالم علیہ الرحمہ



حضرت مولانا کی زندگی بڑی مختصر تھی۔ ۲/رجب ۱۳۴۲ھ/۱۷ جنوری ۱۹۲۶ء بروز یکشنبہ بوقت عصر آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور جو رحمت میں جالبے حالانکہ آپ عرس خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کیلئے اجمیر مقدسہ جانے کی تیاری فرما چکے تھے۔

اوپر مذکور ہوا کہ یہ رسالہ فتاویٰ قیام الملت سے لیا گیا ایک فتویٰ پر مشتمل ہے جس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑی تفصیلی بحث پیش کی ہے۔ صرف افادہ عام کے خاطر اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کتاب کا نام میں نے موضوع کی مناسبت سے ”رسالہ اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم“ رکھا۔ اصل کتاب کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو اس لئے شروع میں چند صفحات پر مشتمل ایک مقدمہ بھی شامل کر دیا گیا امید کہ قارئین اسے قبولیت کی نظر سے دیکھیں گے اور خامیوں سے ازراہ کرم مطلع کریں گے۔

یہاں پر میں تمام قارئین سے دعا کی گزارش کروں گا اپنے لئے اور جامعہ چشتیہ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ خصوصاً صاحب سجادہ نیر ملت حضرت شاہ عمار احمدی عرف نیر میاں صاحب قبلہ کے لئے جن کا ذوق سلیم، دینی جذبہ اور حب اسلاف میری تمام کاوشوں کی روح حیات ہے۔ و ما توفیقی الا باللہ
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

سگ بارگاہ شیخ العالم

احقر محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناج پوری

خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم

ردولی شریف فیض آباد

۲۵ ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ/۲۰ مارچ ۲۰۱۲ء

خداوند قدوس کا علم غیب ذاتی ہے اور نبی، رسول یا ولی کا علم غیب عطائی ہے اور حق یہ ہے کہ عطائی کو ذاتی کے ساتھ اتنی بھی مناسبت نہیں ہے جتنی مناسبت ایک قطرے کو سمندر سے ہے۔

اب جبکہ ہم نے یہ دعویٰ کر لیا کہ اہل حق کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقرب بندوں کو علم غیب عطا فرمایا ہے تو ہمارے اوپر دلائل کی روشنی میں اس کا اثبات بھی ضروری ہے لہذا آئندہ سطور میں قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ المسلمین کی روشنی میں ہم انشاء اللہ یہ واضح کریں گے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقبول بارگاہ افراد کو غیب کی خبر سے آگاہ کیا وہیں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مغیبات بلکہ جمیع ماکان و مایکون کے علم سے بھی مطلع فرمایا۔۔۔ و ما توفیقی الا باللہ۔

حق حق حق خاصان خدا اور علم غیب

محمد احمد رضا

اشرفی مصباحی خفی دنیا چوری
مفتی صابری دارالافتاء جامعہ چشتیہ
خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف
اہل حق کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ معطی حقیقی اللہ علام الغیوب نے اپنے خاص بندے انبیاء و مرسلین علیہم السلام بلکہ بعض صالحین کو بھی غیب پر مطلع فرمایا ہے اور ہمارے آقا و مولا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا سب سے وافر حصہ دیا اور جمیع ماکان و مایکون کے علم سے آپ کو سرفراز فرمایا۔

اہل حق کا یہ عقیدہ نہ تو خود ساختہ ہے اور نہ کسی سے ضد و تکرار کا نتیجہ بلکہ قرآن و حدیث روایت و درایت سے یہی ثابت ہے جو اسلام کے عین مطابق ہے۔ واضح رہے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہرگز نہیں کہ مخلوقات میں سے کسی بھی فرد کو جو کچھ حاصل ہے وہ بالذات حاصل ہے بلکہ ہمارا مدعی یہ ہے کہ مخلوقات کا ہر فرد خود اپنے وجود میں خالق و مالک حقیقی کا محتاج ہے اور اسے جو بھی خوبیاں حاصل ہیں وہ سب عطائے ربانی کا فیضان ہے خواہ وہ خوبی علم غیب کی شکل میں ہو یا کسی اور صورت میں لہذا ابعطائے الہی ہم اگر کسی نبی، رسول یا ولی کو غیب کا جاننے والا مانیں تو یہ شرک و کفر نہیں ہوگا۔ مختصر یہ کہ دیگر خوبیوں کی طرح علم غیب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک ذاتی اور دوسری عطائی

اصطلاحی معنی میں غیب کا اطلاق ان امور پر ہوتا ہے جو نہ حواس کے ذریعہ معلوم ہوں اور نہ بداهت عقل سے اس کا علم ہو۔

غیب کی اصطلاحی تعریف علامہ راغب اصفہانی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

”ملا يقع تحت الحواس ولا (اصطلاح میں) غیب وہ ہے جو نہ تقتضيه بداهة العقل (المفردات) حواس کے دائرے میں آ سکے اور نہ بداهت عقل میں سما سکے۔ (۳۶۷)

علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں۔

”وهو ما غاب عن الحس والعقل وہ امور جو حس و عقل سے کلی طور پر غیبة كاملة بحيث لا يدرك لواحد پوشیدہ ہوں یاں طور کہ ان دونوں میں منہما ابتداء بطريق البداهة سے کوئی بھی ابتداء بطریق بداهت ان کا ادراک نہ کر سکے (اصطلاح میں)“ (تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۳۲) ان امور کو غیب سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت امام رازی فرماتے ہیں۔

”ان الغیب هو الذی یكون غائبا عن بیشک غیب وہ ہے جو حواس سے پوشیدہ الحاسة“ (تفسیر کبیر ج ۲ ص ۲۷) ہو۔

علامہ بیضاوی لکھتے ہیں۔

”الخفی الذی لا یدرکہ الحس (اصطلاح میں غیب) اس مخفی چیز کو کہتے والیقتضیه بداهة العقل“ (تفسیر بیضاوی ج ۱ ص ۲۸) ہیں کہ نہ حواس اس کا ادراک کر سکے اور نہ بداهت عقل اس کو پا سکے۔

مذکورہ سطور سے یہ واضح ہو گیا کہ غیب ایک ایسا امر ہے جو نظر سے اس طرح پوشیدہ ہو کہ نہ بداهت عقل اسے چھو سکے اور نہ حواس اس کا ادراک کر سکے لہذا یہ غیب

علم غیب کسے کہتے ہیں

آگے بڑھنے سے قبل یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ ”غیب“ کیا چیز ہے اور علم غیب کیا چیز ہے۔ لغت میں غیب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو نظر کے سامنے موجود نہ ہو۔ حضرت امام قرطبی لکھتے ہیں۔

”الغیب فی کلام العرب کل کلام عرب میں ہر اس شئی کو غیب کہتے ہیں ماغاب عنک غابت الشمس جو تمہاری نظر سے پوشیدہ ہو چنانچہ جب تغیب والغیبة معروفة واغابت سورج ڈوب جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں غابت المرأة فهي مغیبة اذا غاب عنها الشمس اور غیبت کا معنی مشہور ہے (اسی زوجها) (الجامع لاحکام القرآن طرح) جب کسی عورت کا شوہر کھوجا جاتا ہے ج ۱ ص ۱۶۳) تو (اہل عرب) کہتے ہیں اغابت المرأة اور وہ عورت مغیبة کہلاتی ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں

”والغیب ماغاب عنک (لسان غیب وہ ہے جو تم سے پوشیدہ ہو۔ العرب۔ ج ۱ ص ۶۵۴)

یہی علامہ ابن منظور تاج العروس میں فرماتے ہیں۔

”والغیب ایضا ماغاب عن وہ چیز بھی غیب ہی ہے جو آنکھوں سے العیون“ وان کان محصلا فی تو غائب ہو مگر دلوں میں حاصل ہو۔ القلوب (تاج العروس ج ۱ ص ۴۱۶) غیب کی لغوی تعریف کے بعد اب اس کی اصطلاحی تعریف بھی دیکھتے چلے۔

کیا ہے جیسا کہ اس ضمن میں غیب کی تعریف کرتے ہوئے امام قرطبی فرماتے ہیں۔
”الغیب کل ما اخبر به الرسول علیہ ہر وہ چیز جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام ممالا تہتدی الیہ العقول من وسلم نے دی ہے وہ غیب ہے جبکہ اس اشراط الساعة وعذاب القبر کا شمار ان چیزوں میں ہو جن تک عقل کی والحشر والنشر والصراط رسائی ناممکن ہو، مثلاً قیامت کی نشانیاں، والمیزان والجنة والنار“ (الجامع عذاب قبر، حشر ونشر، صراط ومیزان لاحکام القرآن ج ۱، ص ۱۶۳) اور جنت و دوزخ کے متعلق خبریں۔

اوپر ہم نے علماء اسلام کی مستند کتابوں سے اپنے موقف کے اثبات میں جو چند اقتباسات پیش کئے ہیں ان کی روشنی میں یہ مسئلہ بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ بعطائے الہی انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم حاصل ہے اور جس طرح بعطائے الہی انسان کو سننے والا اور دیکھنے والا کہنا کفر و شرک نہیں اس طرح بعطائے الہی انبیاء و صلحاء کو غیب کا جاننے والا ماننا بھی کفر و شرک نہیں۔

عالم غیب کی لغوی و اصطلاحی تعریف قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی اور اب ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس سلسلہ میں قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور ائمہ اسلام کا کیا کہنا ہے لہذا آئیے سب سے پہلے قرآن مجید سے پوچھا جائے کہ اس بارے میں اس کا کیا ارشاد ہے۔

اگر کوئی جان لے تو اس جاننے کو علم غیب اور جاننے والے کو عالم غیب کہا جائے گا۔ نیز یہاں سے یہ بات بھی بالکل صاف ہو گئی کہ اگر عقل و حواس کے ذریعہ کبھی کسی مخفی چیز کا علم ہو بھی جائے تو اس علم کو علم غیب نہیں کہا جائے گا۔

اب رہا یہ سوال کہ وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے مخفی شئی کا علم حاصل ہوا اور اس کے عالم کو غیب کا جاننے والا کہا جائے تو ہمارے علماء محققین نے اس کے حصول کے دو واسطے بیان کئے ہیں ایک ”وحی“ جو انبیاء کرام کا خاصہ ہے دوسرا ”الهام“ جو نبی وغیر نبی سب کو عام ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں من جانب اللہ صرف انبیاء اور اولیاء کو حاصل ہیں۔ چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں۔

”وبالجملة العلم الغیب حاصل کلام یہ کہ علم غیب ایک ایسا امر ہے امر تفرده اللہ تعالیٰ لا سبیل الیہ جو خدائے تعالیٰ کے لئے خاص ہے للعباد الا باعلام منه والالهام بطریق بندوں کے لئے اس کے حصول کا وحی المعجزة او الکرامة (شرح عقائد یا الہام کے سوا کوئی راستہ نہیں جو انھیں بطور معجزہ یا کرامت دیا جاتا ہے۔ ص ۱۲۲)

علامہ قسطلانی المواہب اللدنیہ میں لکھتے ہیں۔

اعلم ان الغیب یختص به تعالیٰ بیشک غیب اللہ تعالیٰ کے لئے خاص و ما وقع منه علی لسان رسول اللہ ہے البتہ جو غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ فمن اللہ وسلم یا کسی دوسرے فرد کی زبان سے تعالیٰ اما بوحی او الہام“ ظاہر ہوا وہ بذریعہ وحی یا الہام اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں عطا ہوا۔

صرف یہی نہیں بلکہ جنت، دوزخ، حشر، نشر، میزان و پل صراط کے تعلق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو خبریں دیں ہیں علماء و مفسرین نے ان پر بھی غیب کا اطلاق

مصباح اللغات میں ہے النبی والنبی۔ اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا آئندہ کی پیش گوئی کرنے والا خدا کی طرف سے پیغامبر (مصباح اللغات، ص ۸۴ مرتب مولوی عبدالحفیظ بلیاوی سابق استاذ ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ)

علاوہ ازیں دیگر کتب لغت میں نبی کا یہی معنی بیان کیا گیا ہے یہ جو اوپر مذکور ہوا۔ لہذا اب اس سچائی کو قبول کرنے میں کوئی انکار و تردد نہیں ہونا چاہئے کہ انبیاء کو عطا ئے الہی غیب کا علم حاصل ہے۔ چنانچہ اسی عقیدہ کو قرآن مجید نے اپنے اندر متعدد مقامات پر مختلف انداز اور جداگانہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ تسکین خاطر کے لئے چند حوالے ملاحظہ کریں۔

ارشاد ربانی ہے۔

مَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ
(آل عمران پ ۴، آیت ۱۷۹)
اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام
انسانوں تمہیں غیب کا علم عطا کر دے
ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے چن
لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے

سورہ جن میں ارشاد ہوا۔

عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا
الْأَمْنِ اِذْ تُضَيِّقُ مِنَ الرَّسُولِ (سورہ جن)
ظاہر نہیں فرماتا علاوہ اپنے پسندیدہ
رسولوں کے۔

سورہ آل عمران میں یہ فرمان بھی موجود ہے

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيْهِ
إِلَيْكَ (سورہ آل عمران پ ۳، آیت ۴۴)
یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری
طرف وحی کرتے ہیں

علم غیب اور قرآن مجید کا موقف

قرآن مجید میں رب تبارک و تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اپنے مقدس رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا ایہا النبی کہہ کر مخاطب فرمایا ہے مثلاً سورہ احزاب میں ہے ”یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہد و مبشر و نذیر“ (الاحزاب پ ۲۲، آیت ۴۵) اے غیب کی خبریں بتانے والے ہم نے آپ کو گواہ خوش خبری دینے والا اور ڈرسانے والا بنا کر بھیجا۔

کتب لغب میں نبی کا معنی غیب کی خبریں بتانے والا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ علامہ زبیدی تاج العروس میں فرماتے ہیں۔

النَّبِيُّ الْمَخْبِرُ عَنِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
أَخْبَرَهُ عَنْ تَوْحِيدِهِ وَأَطْلَعَهُ عَلَى غَيْبِهِ
وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ نَبِيٌّ (تاج العروس)
نبی کا معنی سے اللہ کی طرف سے خبر دینے
والا پس اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اپنی توحید کی خبر دی اور اپنے غیب پر مطلع
فرمایا۔ اور آپ کو بتایا کہ آپ نبی ہیں۔

مشہور عربی لغب المنجد میں ہے

وَالنَّبِيُّ الْمَخْبِرُ عَنِ الْغَيْبِ
أَوِ الْمُسْتَقْبَلِ بِالْإِهَامِ مِنَ اللَّهِ الْمَخْبِرِ
عَنِ اللَّهِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ تَعَالَى (المنجد)
نبی کا مطلب ہے اللہ کی طرف سے
الہام کی بنا پر غیب یا مستقبل کی باتیں
بتانے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے
متعلقات کی خبر دینے والا۔

فَاللّٰهُ تَعَالٰی عِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ وَبَيِّدَهُ
طَرِيقُ الْمَوْصِلَةِ لَا يَمْلِكُهَا
الْأَهْوَفُ مَنْ شَاءَ اِطْلَاعُهُ عَلَيْهَا اِطْلَاعُهُ
وَمَنْ شَاءَ حُجْبُهُ عَنْهَا حُجْبُهُ
وَلَا يَكُونُ مِنْ اِفَاضَتِهِ اِلَّا عَلٰی رِسْلِهِ
بَدَلِيلُ قَوْلِهِ تَعَالٰی وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُطْلِعَكُمْ عَلٰی الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللّٰهُ
يَجْتَبِيْ مِنْ رِّسْلِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَقَالَ عَالِمُ
الْغَيْبِ فَلَا يَظْهَرُ عَلٰی غَيْبِهِ اَحَدًا اِلَّا
مَنْ ارْتَضٰی مِنْ رِّسُولٍ - (الْجَامِعُ لِاَحْكَامِ
الْقُرْآنِ ج ٢، ص ٣)

پس اللہ کے پاس غیب کا علم ہے اور اس
طریق الموصولہ لا یملکھا
الاهو ف من شاء اطلاعه علیہا اطلاعه
ومن شاء حجبہ عنہا حجبہ
ولا ینکون من افاضتہ الاعلیٰ رسلہ
بدلیل قولہ تعالیٰ وما کان اللہ
لیطلعکم علی اللغیب ولكن اللہ
یجتبیٰ من رسلہ من یشاء وقال عالم
الغیب فلا ینظرہ علی غیبہ احد الا
من ارتضیٰ من رسول۔ (الجامع لاحکام
القرآن ج ٢، ص ٣)

پسندیدہ رسولوں کے۔

یہی بات حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کریمہ وَلَا یَحِیْطُونَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ اِلَّا بِمَا شَآءَ کے تحت لکھی ہے۔ فرماتے ہیں۔
لَا یَعْلَمُونَ الْغَيْبَ اِلَّا عِنْدَ اِطْلَاعِ اللّٰهِ
بَعْضُ اَنْبِیَآئِهِ عَلٰی بَعْضِ الْغَيْبِ
کَمَا قَالَ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا یَظْهَرُ عَلٰی
غَيْبِهِ اَحَدًا اِلَّا مَنْ ارْتَضٰی مِنْ رِّسُولٍ
(تَفْسِیْرُ کَبِیْرٍ ج ٢، ص ١١)

لوگ خود بخود غیب کا علم نہیں جانتے مگر یہ
بعض انبیاء علی بعض الغیب
کما قال عالم الغیب فلا ینظرہ علی
غیبہ احد الا من ارتضیٰ من رسول

چاہے (غیب سے مطلع فرمادیتا ہے)۔

اسی طرح سورہ ہود میں آیا ہے۔
تِلْكَ مِنْ اَنْبِیَآئِ الْغَيْبِ نُوْحِیْهَا
اِلَیْكَ (سورہ ہود پ ١٢، آیت ٢٩) طرف وحی کرتے ہیں۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے بالکل صاف طور پر کہا تھا
وَ اَنْبِئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدْخِرُوْنَ
فِیْ بُيُوتِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیةٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (سورہ آل عمران
پ ٣، آیت ٢٩)
قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس دعوے کو نہ صرف یہ کہ باقی
رکھا ہے بلکہ اس کی تائید و تصدیق بھی کر رہا ہے اگر حضرت مسیح اپنے اس دعوے میں
صادق نہ ہوتے تو ضرور قرآن کریم ان کو اس سے روکتا لیکن قرآن کریم کا اس
عقیدے سے نہ روکنا یہی ہمارے لئے بطور دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض
بندوں کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔

ہاں یہاں پر ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ پھر ان آیتوں کا کیا مطلب جن سے یہ
ظاہر ہوتا ہے کہ غیب کا علم رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے مثلاً یہ آیت کریمہ
وَ عِنْدَهُ مَفَاتِیْحُ الْغَيْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا
هُوَ (سورہ الانعام پ ٤، آیت ٥٩)
اور غیب کی کنجیاں اس کے پاس ہیں اس
کے سوا انھیں کوئی نہیں جانتا۔
چنانچہ وہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

دلائل از احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اب ہم یہاں چند ان احادیث طیبہ کو ذکر کرتے ہیں جو اس بات پر دال ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قاما فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کے
اهل الجنة منازلهم واهل النار لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے ہمیں
منازلہم حفظ ذالک من حفظہ مخلوقات کی پیدائش کی خبر دی یہاں تک
ونسیہ من نسیہ (بخاری شریف ج ۱) کہ جنتی اور جہنمی اپنے اپنے ٹھکانوں تک
اول ص ۵۳۳) پہنچ گئے تو جس نے اسے یاد رکھا تو یاد
رکھا اور جس نے بھلا دیا تو بھلا دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد ایک دفعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
احدا وابوبکر وعمر وعثمان ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت
فرجف بہم فقال اثبت احد فانما عثمان غنی رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے
علیک نبی وصدیق تو پہاڑ (ان کی ہیئت کی وجہ سے) لرزنے لگا
وشہیدان (بخاری جلد اول ص ۵۱۹) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
احد ٹھہر جا کیونکہ (اس وقت) تجھ پر ایک نبی،
ایک صدیق، اور دو شہید موجود ہیں۔

اسی طرح دیگر کبار ائمہ تفسیر نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں یہی متذکرہ
بالاتوضیح بیان کیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقبول بندوں کو علم
غیب عطا کیا ہے اور جن آیتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیب کا علم خدا کے سوا کسی کے
لئے ثابت نہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ بالذات ثابت نہیں کیونکہ غیر خدا کے لئے اگر
بالعطا علم غیب بھی ثابت نہ مانا جائے تو بے شمار ان نصوص قرآنیہ کا انکار لازم آئے گا
جن سے غیر خدا کے لئے عطائی علم غیب کا اثبات ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ منکرین علم غیب انبیاء و صلحاء صرف انہیں آیتوں کو شد و مد کے
ساتھ پیش کرتے ہیں جو بظاہر اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ خدا کے علاوہ علم غیب کسی
دوسرے کے لئے ثابت نہیں اور ان آیتوں کو چھپاتے ہیں جن سے غیر خدا کے لئے علم
غیب کا اثبات ہوتا ہے حالانکہ یہ آیتیں نہ تو ایک دوسرے کے لئے ناسخ و منسوخ ہیں
اور نہ ان کے مابین تضاد و تناقض اور جب قرآن مجید پر ”ذالک الکتاب لا ریب
فیہ“ کے اعتقاد کے ساتھ ایمان لا نا فرض ہے تو لا محالہ یہ تطبیق قبول کرنی پڑے گی کہ
قرآن پاک میں جہاں اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے علم غیب کی نفی کی گئی ہے اس سے
مراد علم غیب ذاتی ہے اور جہاں ثابت مانا گیا ہے اس سے مراد علم غیب عطائی ہے۔

علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ نے ان آیتوں کے درمیان بڑی عمدہ
تطبیق پیش فرمائی ہے آئندہ صفحات میں آپ انشاء اللہ اسے اپنی جگہ ملاحظہ
کریں گے۔

28

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وسلم مرعلی قبرین فقال انہما کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس یعدبان وما یعدبان فی کبیراما سے گزرے تو فرمایا کہ بے شک یہ دونوں قبر ہذا فکان لایستتر من بولہ والے عذاب دیئے جارہے ہیں مگر کسی کبیرہ گناہ واما ہذا فکان یمشی بالنمیمۃ (جامع) کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ (ترمذی ص ۱۱)

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ پیش گوئی سنائی کہ تمہاری سوتیلی ماں بنت خارجہ کے حمل میں لڑکی ہے اور ان کی یہ پیش گوئی بالکل حق ثابت ہوئی پوری حدیث مؤطا امام محمد باب النخلی میں مذکور ہے یہاں صرف اس کا ایک ضروری حصہ نوٹ کیا جاتا ہے جو اس مقام کے زیادہ مناسب ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیقہ سے تقسیم میراث کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

وانما ہوا اخوک واختاک اور بے شک تمہارا ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں فاقسموا علی کتاب اللہ عزوجل لہذا سارا مال کتاب اللہ کے مطابق تقسیم قالت یا ابت واللہ لو کان کذا وکذا کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے میرے ابا جان مال کتنا ہی کیوں نہ لٹرکتہ انما ہی اسماء فمن الاخری ہو میں اسے چھوڑ دوں لیکن میری تو صرف ایک قال (ابوبکر) ذو بطن بنت خارجہ ہی بہن اسماء ہے یہ دوسری کون ہے؟ تو حضرت ارہا جاریۃ فولدت جاریۃ (مؤطا امام محمد ص ۳۴۹)

پیٹ میں ہے اور میرا خیال ہے وہ لڑکی ہوگی۔ پھر اس کے بعد بنت خارجہ نے لڑکی ہی جنی۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہ مقام نہاوند میں کافروں کے ساتھ جنگ میں مصروف

27

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

واللہ ما یخفی علی خشوعکم قسم خدا کی مجھ پر تمہارا خشوع اور تمہار والا رکوعکم انی لاراکم من وراء رکوع پوشیدہ نہیں ہے میں اپنی پیٹھ ظہری (بخاری جلد اول ص ۵۹) کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

جنگ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے تو جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی آپ نے قتل ہونے والے کافروں کے نام بتا دیئے اور ان کے مقتل کی نشاندہی بھی فرمادی جیسا کہ صاحب مشکوٰۃ نے صحیح مسلم کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

فانطلقوا حتی نزلوا بدرأ فقال مجاہدین اسلام چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام بدر میں اترے تو رسول خدا صلی ہذا مصرع فلان ویضع یدہ علی اللہ علیہ وسلم نے (جگہوں کی نشاندہی الارض ھہنا وھہنا قال فمماط) کرتے ہوئے فرمایا یہ فلاں کے ڈھیر احدھم عن موضع ید رسول اللہ ہونے کی جگہ ہے، دست مبارک کو زمین صلی اللہ علیہ وسلم (مشکوٰۃ باب فی پر رکھتے ہوئے فرمایا یہاں اور یہاں المجرات ص ۵۳۱)۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک رکھنے کی جگہ سے کوئی ادھر ادھر قتل نہ ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دو قبروں میں ہو رہے عذاب کے بارے میں خبر دی اور وجہ عذاب سے بھی آگاہ فرمایا جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث ہے۔

عقیدہ علم غیب ائمہ مفسرین کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا۔
وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا (سورہ کہف اور ہم نے اسے اپنا خاص علم سکھایا۔
پ ۱۵، آیت ۶۵)

علامہ قرطبی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس آیت میں جس علم کا ذکر ہے اس سے مراد
علم غیب ہے۔ فرماتے ہیں۔

”وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا“ ای علم اور ہم نے اسے علم لدنی سکھایا یعنی علم
الغیب (الجامع الاحکام غیب سکھایا۔
القرآن ج ۱۱، ص ۱۶)

حضرت امام بیضاوی اور حضرت امام عجمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

مما يختص بنا ولا يعلم الا بتوفيقنا یعنی اس میں سے جو ہمارے ساتھ
وہو علم الغيوب (انوار التنزيل خاص ہے اور ہماری توفیق کے بغیر کوئی
نہیں جان سکتا وہ غیب کا علم ہے۔
ج ۳، ص ۲۹)

حضرت امام ابن جریری طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت
ابن عباس کا قول ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

وما كان رجلا يعلم علم الغيب وقد اور حضرت خضر ایک مرد تھے جو علم غیب
علم ذالک (جامع جانتے تھے اور انھیں یہ علم
البيان ج ۱۰، ص ۱۸۱)

تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہی میں رہ کر نہ صرف میدان جنگ کا منظر
ملاحظہ کر لیا بلکہ حضرت ساریہ کی رہنمائی بھی فرمائی۔
مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے۔

عن ابن عمر ان عمر بعث جيشا حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ
وامر عليهم رجلا يدعى سارية جناب عمر نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر
فبينما عمر يخطب فجعل يصيح ایک شخص کو امیر بنایا جنھیں ساریہ کہا جاتا
ياسارية الجبل - فقدم رسول من تھا ایک دن حضرت عمر خطبہ دے رہے
الجيش فقال يا امير المؤمنين لقينا تھے کہ اچانک چیخنے لگے اے ساریہ!
عدونا فهزمونا فاذا بصائح يصيح پہاڑ کولو پھر ایک دن ایک قاصد آیا
ياسارية الجبل فاسندنا ظهورنا الى اور کہا کہ اے امیر المؤمنین ہم کو ہمارا
الجبل فهزمهم الله تعالى۔ (مشکوٰۃ دشمن ملا انھوں نے ہم کو بھگا دیا تو کوئی
ص ۵۴۶) چیخنے والا چیخا کہ اے ساریہ پہاڑ کولو پس
ہم نے اپنی پٹھیں پہاڑ کی طرف لگالیں

پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دی۔

مذکورہ بالا سطور میں بطور نمونہ چند حدیثیں ذکر کی گئیں ورنہ کتب احادیث
میں سیکڑوں حدیثیں اس مضمون پر وارد ہیں جن سے یہی عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو غیب کا علم عطا کیا ہے۔

ہوئے رقمطراز ہیں۔

اخبر بعض الاولياء عن نزول المطر لبعض اولياء الله نے بارش ہونے
واخبر عما في الرحم من ذكر اور ماں کے پیٹ میں مذکر ہے
اوانثى فوقع كما اخبر (تفسیر روح یا مؤنث اس کی پیش گی خبر دی تو ان کی
البیان) خبر واقع کے مطابق ہوئی۔

چند مستند ائمہ تفسیر کے حوالے سے یہاں صرف یہ دو چار شواہد پیش کئے گئے جبکہ
دیگر تمام مفسرین عظام کا بھی یہی کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو بہت
سے مغیبات پر اطلاع بخشی ہے۔

قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان انبئکم بماتا کلون
وماتدخرون الخ کی تفسیر میں حضرت امام خازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وكان عيسى عليه السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی آدمی
يخبر الرجل بما اكل الباردة وبما کو جو گزشتہ کل کھایا تھا اور جو آج
ياكل اليوم وبما يدخره للعشاء کھائے گا اور رات میں کھانے کیلئے
(تفسیر خازن ج ۳ ص ۲) جمع کرے گا سب کی خبر دیتے تھے۔

حضرت امام رازی فرماتے ہیں

انه عليه الصلوة والسلام كان۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیب کی خبر
يخبر عن الغيوب (تفسیر) دیتے تھے۔
(کبیر ج ۸ ص ۵۷)

حضرت امام ابن کثیر لکھتے ہیں۔

ای اخبركم بما اكل احدكم الان میں تمہیں اس چیز کی خبر دیتا ہوں جو تم
وما هو مدخر له في بيته لغد (تفسیر) میں سے کسی نے اس وقت کھائی ہے
القرآن لابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۵ اور اس چیز کی بھی جو آنے والے کل
کے لئے جمع کیا ہے۔

حضرت علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ آیت پاک عالم الغیب فلا یظہر علی

غیبہ احدا کے تحت بیان کرتے ہیں۔

اطلاع الانبياء علی الغیب اقوی من انبياء کرام کا غیب پر اطلاع
اطلاع الاولياء (تفسیر صاوی ج ۱) پانا بمقابل اولیاء کے زیادہ قوی ہے
(۲۴ ص ۲۴)

حضرت امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ان اللہ عنده علم الساعة کی تفسیر کرتے

فعلمت بها ما كان وما سيكون پس نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں
داستم آنچه بود آنچه خواهد بود۔ (تفسیر حسین، ج ۱، ص ۱۲۴)
ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔

تفسیر عرائس البیان میں لکھا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ای علوم عواقب
الخلق و علم ما كان وما سيكون۔ اور جو کچھ ہو چکا اور ہونے والا ہے اس
(عرائس البیان، ج ۱، ص ۱۵۹) کا علم۔

علامہ قاضی بیضاوی تفسیر بیضاوی میں آیت مذکور کے تحت فرماتے ہیں۔

من خفيات الامور او من امور الدين یعنی مخفی امور کا علم یا امور دینیہ اور احکام
والاحکام (تفسیر بیضاوی، ج ۱، ص ۳۸) کا علم۔

امام خازن لکھتے ہیں۔

علمک علم الغیب مالم تکن آپ کو غیب کا علم سکھادیا جو آپ نہیں
تعلّم (تفسیر خازن) جانتے تھے

اللہ عز وجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتا ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّلْكُلِّ شَيْءٍ۔ (نحل پ ۱۲، آیت ۸۹)

صاحب عرائس البیان اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

یخبر عما كان وما يكون من كل حد و كل علم و محمد ﷺ خبر اور ہر علم سے آگاہ کرتی ہے جبکہ محمد
هو المبين لتبيان الكتاب (تفسیر عرائس البیان، ج ۱، ص ۵۳۶) کرنے والے ہیں۔

عقیدہ علم ما کان وما یکون

ہم اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کو غیب کا علم سب سے زیادہ عطا فرمایا اور ما کان وما یکون کے علم سے بھی آپ
کو مالا مال کیا۔ اور حق یہ ہے کہ یہ عقیدہ اسلامی تعلیمات اورادلہ شرعیہ کے عین مطابق
و موافق ہے نہ کہ ہمارا خود ساختہ۔

مقام تحریر کے لحاظ سے یہاں پر میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کے علم مبارک کی وسعت کی ایک مختصر سی جھلک قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ
کی روشنی میں پیش کیا جائے۔

ارشاد رب العالمین ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا۔ (سورہ
نساء پ ۵، آیت ۱۱۳) کا بہت بڑا فضل ہے۔

صاحب تفسیر حسین اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں۔

در بحر الحقائق می فرماید کہ آن علم ما کان بحر حقائق میں لکھا ہے کہ وہ ما کان
وما یکون است کہ حق سبحانہ تعالیٰ در شب و ما یکون کا علم ہے جو حق سبحانہ تعالیٰ
اسریٰ بداں حضرت عطا فرمودہ۔ چنانچہ نے شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ
در احادیث معراجیہ آمدہ است کہ وسلم کو عطا فرمایا۔ جیسا کہ معراج کی
در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند حدیثوں سے ظاہر ہے کہ میں عرش کے

”خلق الانسان“ یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ان کو بیان سکھایا یعنی بیان ماکان وما یکون لانه کان یبین ماکان وما یکون کا علم سکھایا اس لئے کہ عن الاولین والآخرین (معالم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین التزیل ج ۷، ص ۱) کے احوال بیان کرتے ہیں۔

تفصیل سے بچنے کیلئے ہم قرآن مجید کی صرف انھیں تین آیتوں پر اکتفا کرتے ہیں جو طالبان حق کے لئے انشاء اللہ کافی ہیں۔ لیکن مزید وضاحت کے طور پر اس مضمون سے متعلق چند حدیثیں بھی ملاحظہ کرتے چلے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

ان رسول اللہ ﷺ خرج حين زاعت الشمس فصلى الظهر فقاما على المنبر فذكر الساعة وذكر ان فيها امور اعظام ثم قال من احب ان يسأل عن شئ فليسأل فلا تسألون عن شئ الا اخبركم مادمت في مقامى هذا فاکثر الناس فى البكاء واكثر ان يقول سلونى فقاما عبد الله بن حذافة السهمى فقال من ابى قال ابوك حذافة ثم اكثر ان يقول سلونى فبرک عمر رضی اللہ عنہ۔ مگر آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ مجھ

علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مقدسہ کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں۔ بالكتاب اللوح المحفوظ فالعموم کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے ظاہر ظاہر فان فيه تبیان کل شئ ماکان عموم سے یہی پتہ چلتا ہے کیونکہ اس وما یکون وما کائن۔ (تفسیر صاوی) میں ہر چیز کا روشن بیان ہے یعنی جو ہوا، جو ہوگا اور جو ہونے والا ہے۔

سورہ رحمن میں ارشاد ہوا ہے۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ (سورہ رحمن پ ۲، آیت ۳/۴) بیان سکھایا۔

صاحب تفسیر خازن اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اراد بالانسان محمد ﷺ علمہ انسان سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں البیان“ یعنی بیان ماکان وما یکون علمہ البیان یعنی اللہ تعالیٰ نے ان لانه صلى الله عليه وسلم ينبى عن خبر الاولين والآخرين (خازن) آپ اولین و آخرین کی خبر دیتے ہیں۔

حضرت امام صاوی مالکی لکھتے ہیں۔

هو محمد ﷺ لانه الانسان الكامل وہ انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے والمراد بالبيان علم ماکان وما یکون کہ آپ ہی انسان کامل ہیں اور بیان وما هو کائن (تفسیر صاوی) سے مراد جو کچھ ہو چکا جو کچھ ہوگا اور جو کچھ ہونے والا ہے انھیں امور کا علم ہے۔

حضرت امام بغوی بھی اپنی تفسیر معالم التزیل میں یہی عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قال للناس سلوني مما شئتم فقال رجل من ابي قال ابوك حذافة فقال آخر من ابي يا رسول الله قال ابوك سالم مولى شيبة فلم اراى عمر مافى وجهه قال يا رسول الله انانتوب الى الله عز وجل (بخارى جلد اول، ص ۱۹/۲۰)

جب بہت زیادہ پوچھا گیا تو آپ کو ناگوار گزرا پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا پوچھو جو کچھ تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو تو ایک شخص نے عرض کیا میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حذافہ پھر ایک دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا تیرا باپ شیبہ کا غلام سالم ہے۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے روئے انور پر ناراضگی کی کیفیت دیکھی تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو زید کی یہ روایت نقل کی ہے۔

عن ابو زيد قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتى حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى غربت

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے پس آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت ظہر آن پہنچا پھر آپ منبر سے اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے جا کر آپ نے ہم سے خطاب کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا آپ منبر سے اتر کر ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد

ركبته فقال رضينا بالله ربا وبلاسلام ديننا وبمحمد نبينا فسكت ثم قال عرضت على الجنة والنار أنفاً في عرض هذا الحائط فلم اركا لخير والشر (صحیح بخاری، جلد اول، ص ۷۷)

سے پوچھو مجھ سے پوچھو! پس حضرت عبداللہ بن حذافہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ کثرت سے فرمانے لگے کہ مجھ سے پوچھو مجھ سے پوچھو! یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوزانوں بیٹھ کر عرض کرنے لگے (یا رسول اللہ) ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر۔ تب جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ پھر اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ابھی ابھی مجھ پر اس دیوار کے عرض میں جنت اور دوزخ پیش کی گئی پس میں نے اس کے مثل خیر اور شر نہیں دیکھی۔

اس مضمون کی ایک حدیث حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

عن ابي موسى قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن اشياء كرهها فلما اكثر عليه غضب ثم

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی میں ایک طویل حدیث تخریج فرمائی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے۔

عن ابی سعید خدری قال صلی بنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوماصلوۃ العصر بنهارا ثم قام ہمیں عصر کی نماز اول وقت میں پڑھائی خطیباً فلم یدع شیئاً یكون الی قیام پھر کھڑے ہو کر آپ نے ہم سے خطاب الساعة الاخبرنا به۔ (ترمذی فرمایا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں قیامت جلد ۲، ص ۲۲) تک ہونے والی ہر چیز کی خبر دے دی۔

کتابوں میں وارد ہے کہ حضرت امام مہدی قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آمد کی مکمل کیفیت بیان فرمادی اور یہ بھی واضح کر دیا کہ ان کی شکل و صورت کیسی ہوگی۔ چنانچہ صاحب مشکوٰۃ روایت کرتے ہیں۔

عن ابی سعید الخدری قال قال حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المہدی منی اجلی الجبہۃ اقتنی ارشاد فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہے جو روشن پیشانی والا اور بلند ناک والا ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ الانف یملاً الارض قسطاً وعدلاً اس سے پہلے وہ ظلم و جبر سے بھر جائے گی کما ملئت ظلماً وجوراً یملک سبع سنین (مشکوٰۃ، ص ۷۰) وہ سات سال حکومت کرے گا۔

میں سمجھتا ہوں مذکورہ دلائل یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ رب تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان و مایکون کا علم

الشمس فاخبرنا بماکان فرمانے لگے یہاں تک کہ سورج ڈوب وبماکائن فاعلمنا احفظنا (صحیح گیا پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کی خبر دے دی۔ تو ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس کو سب سے زیادہ یاد ہے۔

حضرت خطیب قسطلانی مواہب اللدنیہ میں حضرت ابن عمر کی یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قدر رفع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لی الدنيا فانا انظر اليها والی بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا ماہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ، کو بلند کیا تو میں اس میں قیامت تک کانما انظر الی کفی هذا ہونے والے واقعات کو ایسے ہی دیکھ (مواہب اللدنیہ، جلد ۲، ص ۱۹۳) رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں حضرت ابو ذر کی یہ روایت نقل کی ہے۔

عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے صلی اللہ علیہ وسلم وما یقلب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طائر جناحیہ فی السماء الا ذکرنا عالم میں چھوڑا کہ آسمان میں کوئی پرندہ منہ علما۔ (خصائص کبریٰ، جلد اپنا پر بھی نہیں بدلتا مگر یہ کہ آپ نے ہمارے سامنے اس کا علم بیان فرمایا۔ ۲، ص ۱۰۸)

مغیبات خمسہ اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سطور سابقہ میں بدلائل قطعیہ یہ ثابت ہو چکا کہ ہمارے آقاء و مولا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم بلکہ جمیع ماکان و مایکون کا علم بارگاہ رب العزت سے عطا ہوا تھا اور مغیبات خمسہ پر بھی رب تعالیٰ نے آپ کو اطلاع بخشی۔
منکرین علم غیب کا کہنا ہے کہ پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور کسی کے لئے بطور عطا بھی اس کو ثابت ماننا کفر و شرک سے خالی نہیں اور بطور دلیل وہ اس آیت کو پیش کرتے ہیں۔

ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم مافي الارحام
و ما تدرى نفس ماذا تكسب غدا
و ما تدرى نفس باى ارض تموت ان
الله علیم خبیر (سورہ لقمان پ ۲۱)
کس حصے پر اس کی موت ہوگی بے شک
آیت ۳۴)

اللہ جاننے والا اور خبر دینے والا ہے۔

ہمارا مدعی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم از خود غیب کا علم نہیں جانتے بلکہ رب تعالیٰ کے بتانے سے جانتے ہیں لہذا جس طرح دیگر غیوب کا علم بے طائے الہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے اسی طرح مغیبات خمسہ کا علم بھی بے طائے الہی ان کو حاصل ہے اور دلائل و شواہد بھی اسی عقیدے کی تائید میں ہیں۔ بطور نمونہ یہاں صرف چند

عطا کیا ہے۔ ورنہ اگر اس موضوع سے متعلق آیات، احادیث و علمائے اسلام کے مستند اقوال جمع کئے جائیں تو جلدوں میں کتاب تیار ہو جائے گی البتہ جس کے اندر قبولیت حق کا تھوڑا بھی عنصر موجود ہوگا اس کے لئے اسی قدر کافی و شافی ہیں انشاء اللہ ہاں جن کے دلوں میں گمراہیت کا پردہ پڑا ہوگا ان کا کوئی علاج نہیں۔

اختصار کا تقاضا تو یہ ہے کہ بات یہیں ختم کر دی جائے مگر یہ غیر مناسب ہوگا اور تشنگی بھی باقی رہ جائے گی اگر اس اہم مسئلہ پر تھوڑی سی وضاحت نہ پیش کی جائے جس کا تعلق علوم خمسہ سے ہے لہذا تکمیل مضمون سے قبل اس کی بھی ایک مختصر سی جھلک فردوس نظر ہے۔

ذکر اوانشی فوق کما اخیر۔ (روح وہی ہوا جس کی انہوں نے خبر دی۔

البیان (ج ۷، ص ۱۰۵)

آیت مذکورہ کے تحت علامہ صاوی علیہ الرحمہ کا خوب صورت تبصرہ بھی قابل دید ہے چنانچہ وہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وماتدری نفس ما ذاتکسب غدا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا یعنی ای من حیث ذاتها واما باعلام اللہ یہ ذاتی طور پر کوئی نہیں جانتا ہاں اگر اللہ للعبد فلا مانع منه کالانبياء وبعض تعالیٰ بندے کو اس کا علم عطا کر دے تو الاولیاء فلا مانع من کون اللہ یطلع بعض عبادہ الصالحین علی بعض هذه المغیبات فتکون معجزة للنبي کا بعض صالحین بندوں کو ان مغیبات وکرامة للولی۔ (الصاوی علی الجلالین ج ۳، ص ۲۳۰) سے مطلع کر دینا کوئی چیز اس سے روک نہیں سکتی البتہ یہ اطلاع نبی کے لئے بطور معجزہ اور ولی کیلئے بطور کرامت ہوتی ہے۔

حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب تفسیرات احمدیہ میں اسی آیت کے تحت رقمطراز ہیں۔

ولک ان تقول ان علم هذه الخمس وان لم یملکہ الا اللہ لکن یجوز ان یعلمها من یشاء من محبہ واولیائہ بقریۃ قولہ تعالیٰ ان اللہ علیم خبیر بمعنی المخبر (تفسیرات احمدیہ ج ۷، ص ۶۰۷) اور تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ان پانچ چیزوں کے علم کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں اور ولیوں میں سے جسے چاہے یہ علوم سکھادے اس قرینہ کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

دلیلیں ذکر کی جاتی ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں جن پانچ چیزوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں۔

اول : قیامت کب آئے گی۔

دوم : بارش کب نازل ہوگی۔

سوم : ماں کے پیٹ میں کیا ہے

چہارم : کوئی کل کیا کرے گا

پنجم : کوئی کہاں مرے گا

انہیں پانچ چیزوں کو مغیبات خمسہ یا مفاہج خمسہ کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس مقام پر محققین علماء نے منکرین کے تعاقب میں بحث و مباحثہ کا ایک طویل سلسلہ قائم کر دیا ہے۔ اور دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے ہیں اگر یہاں ان دلائل کا محاصرہ کیا جائے تو طوالت و اطناب سے بچنا مشکل ہوگا۔ اس لئے ان سارے مباحث کو قلم انداز کیا جاتا ہے اور یہاں براہ راست صرف چند باتیں لکھیں جاتی ہیں۔ جن سے پہلی ہی نظر میں مقصود واضح ہو جاتا ہے۔

مذکورہ آیت پاک یعنی ان اللہ عنده علم الساعة الخ کی تفسیر میں صاحب روح البیان علامہ اسماعیل حقی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

وما روی عن الانبياء والاولیاء من اور انبیاء واولیاء سے جو غیب کی خبریں الاخبار عن الغیوب فتعلیم اللہ مروی ہیں تو یہ اللہ کی تعلیم سے ہے تعالیٰ اما بطریق الوحی او بطریق یا تو بطریق وحی یا پھر بطریق الہام الالہام والكشف --- کذا اخیر وکشف جیسا کہ بعض اولیاء نے بارش بعض الاولیاء عن نزول المطر اترنے کی خبر دی اور رحم مادر میں لڑکا و اخیر عما فی الرحم من یا لڑکی ہونے کی خبر دی اور پھر فی الواقع

46

هذا مصرع فلان ويضع يده اپنے دست مبارک کو زمین پر رکھ کر یہ ارشاد علی الارض ھھنا قال فما ماط فرماتے تھے کہ یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی احدھم عن موضع یدرسول جگہ ہے یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم) راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی (مقتول) (ادھر ادھر نہ ہوا۔)

یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آئندہ کل کیا ہوگا اور کون کہاں مرے گا اس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا خبر دینا بھی مروی ہے کہ بارش کب ہوگی۔ چنانچہ ابو بکر بن عبد اللہ مرنی کی روایت ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اخبر عن ملک السحاب انه کے فرشتے کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ یجئ من بلد کذا وانھم مطروا فلاں شہر سے آ رہا ہے اور فلاں دن وہاں کے یوم کذا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲، ص ۱۰۳)

اسی کتاب میں امام بیہقی کی یہ روایت بھی موجود ہے۔

عن ابن عباس قال اصابتنا سحابہ فخرج علينا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ملکاً موکلاً بالسحاب دخل علی انفا فسلم علی واخبرنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سروں پر بادل منڈلا رہے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ ابھی ابھی بادل چلانے والا فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھے

45

میں موجود ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ علیم خیر بمعنی مخبر یعنی خبر دینے والا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں بھی یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مغیبات خمسہ کا علم عطا فرما دیا تھا۔ بخاری شریف جلد ثانی کتاب المغازی میں یہ حدیث مرقوم ہے۔

عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خبير مروي ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل صبح لا عطین هذه الراية غداً رجلاً يفتح في يديه يحب الله ورسوله في يديه يحب الله ورسوله (بخاری ج ۲، ص ۶۰۵) عطا فرمائے گا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو اللہ ورسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

پوری حدیث بخاری و مسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ دوسرے دن صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا مرحمت فرمایا اور آپ نے جیسا فرمایا بعینہ و سیا وقع ہوا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں خیر فتح ہو گیا۔ یہ حدیث صاف طور پر یہ بتا رہی ہے کہ کل کیا ہوگا اس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا۔

مسلم شریف کی یہ حدیث بھی اسی قبیل سے تعلق رکھتی ہے۔

عن انس رضي الله عنه۔۔۔ قال حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدر کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

48

فاطمۃ الحسین - فکان فی پیدا ہوئے۔ پس حسین میری گود میں تھا
حجری کما قال رسول اللہ ﷺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے
(مشکوٰۃ، ص ۵۷۲) مطابق۔

یہ بھی حق ہے کہ رب تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقوع قیامت کے
وقت سے بھی آگاہ فرمادیا تھا اگرچہ آپ نے کھل کر کہیں اس کی نشاندہی نہیں فرمائی
اور کسی چیز کا صراحت کے ساتھ ذکر نہ کرنا اس بات کو ہرگز مستلزم نہیں کہ اس کا علم بھی نہ
ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ چھپانا کسی مصلحت کے تحت ہو۔

کتب احادیث میں وارد وہ روایتیں جن میں علامات قیامت کا ذکر ہے وہ بھی
یہی ظاہر کرتی ہیں کہ جن باتوں کو بیان کرنے کی آپ کو اجازت تھی ان کو آپ نے مکمل
شرح و سبب کے ساتھ بیان فرمایا اور جن باتوں کو مخفی رکھنے کا حکم تھا ان سے آپ نے
کف لسان فرمایا۔

بہر حال دلائل شرعیہ و براہین عقلیہ کی روشنی میں یہ امر آفتاب نیم روز کی طرح
بالکل صاف اور واضح نظر آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغیبات
خمسہ کا علم عطا فرمایا ہے اور پھر ان میں سے آپ نے جس کو چاہا بیان فرمادیا۔ یہی
عقیدہ ان محققین علماء کا بھی ہے جن کے اقوال قابل استناد و استدلال تسلیم کئے جاتے
ہیں۔ مثلاً علامہ ابراہیم بن جوری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے
من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تشریف نہ لے گئے مگر اس کے بعد کہ
تعالیٰ بهذا الامور الخمسة اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان امور خمسہ کا علوم
(شرح قصیدہ بردہ، ص ۷۴) عطا فرمایا۔

حضرت علامہ صاوی رقمطراز ہیں۔

47

انه يسوق السحاب الى واد باليمن يقال صريح فجاء نا
راكب بعد ذالك فسألناه عن السحابة فاخبرناهم مطروا في
ذالك اليوم۔ (ایضاً)
سلام کیا پھر خبر دی کہ وہ بادلوں کو یمن کی وادی کی
طرف لے جا رہا ہے جسے صریح کہا جاتا ہے
(راوی کا بیان ہے کہ) اس کے بعد ہمارے
پاس وہاں سے ایک سوار آیا ہم نے اس سے
بادلوں کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ اسی
دن ان کے یہاں بارش ہوئی۔

رحم مادر میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس کے
علم سے بھی آگاہ فرمایا تھا اور آپ کا اس تعلق سے خبر دینا بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ
مشکوٰۃ شریف کی یہ حدیث بتا رہی ہے۔

عن ام الفضل بنت الحارث انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى رأيت حلما منكرا الليلة قال وما هو قالت انه شديد قال وما هو قالت رأيت كان قطعة من جسدك قطعت ووضعت في حجري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت خيرا تلد فاطمة انشاء الله غلاما يكون في حجرک فولدت
حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض
کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آج رات برا
خواب دیکھا ہے۔ فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض
کیا وہ سخت ہے۔ آپ نے فرمایا بتاؤ تو سہی
وہ کیا ہے؟ عرض کیا گویا آپ کے جسم اطہر
کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا
ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ فاطمہ کے
ہاں انشاء اللہ لڑکا ہوگا جو تمہاری آغوش میں
ہوگا۔ پس حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت حسین

صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مغیبات پر اطلاع عطا فرمائی ہے۔ نصوص قرآنیہ اور احادیث طیبہ کے حوالے سے اپنی جگہ مضبوط اور مبرہن ہو چکا اور یہی عقیدہ تمام سلف و خلف اور جمیع عامۃ المسلمین کا ہے۔ اس سے انکار و روگردانی حق سے فرار اور ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں۔

واضح رہے کہ اس موضوع سے متعلق بہت سے تفصیلی مضامین ہم نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترک کر دیا ہے اور صرف موٹی موٹی باتوں کے ذکر پر اکتفا کیا ہے اگرچہ پھر بھی اس میں طوالت آگئی ہے مگر شروع سے آخر تک جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ طالب حق کے لئے انشاء اللہ تسکین قلب و جگر کا باعث ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

احقر محمد احمد رضا اشرفی مصباحی خفی دینا چوری

خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ

حضرت شیخ العالم ردولی شریف فیض آباد

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

۱۸ مارچ ۲۰۱۲

قال العلماء الحق انه لم يخرج نبينا من الدنيا حتى اطلعه الله على تلك الخمس (صاوی علی الجلالیل ج ۳، ص ۳۶)

امام زرقانی کا قول ہے۔

وقد اعلمه الله تعالى ما عدا مفاتيح الغيب الخمسه وقيل حتى هي وامره بكتما (شرح مواهب اللدنیہ ج ۱، ص ۱۹)

حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

هو صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیئی من الخمس المذكورة فی الایة الشریفة وکیف یخفی علیہ ذالک والاقطاب السبعة من امته الشریفة یعلمونها وهم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف سید الاولین والآخرین الذی هو سبب کل شیئی (الابریز ص ۱۸)

الغرض ہمارا یہ دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و بعض صالحین خصوصاً نبی کریم

سوال:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمر و کا قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم نے غیب پر آگاہی نہیں عنایت فرمائی اور جو علم عطا ہوا تھا وہ اب نہیں ہے اور نہ علم ماکان و مایکون آپ کو حاصل ہے بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسا عقیدہ رکھنے والا کہ آپ کو غیب پر آگاہی حاصل ہے کافر ہے اور زید کا مقولہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے غیب پر آگاہی عنایت کی اور آپ کو علم ماکان و مایکون دیا اور جو علم آپ کو عنایت کیا وہ اب بھی باقی ہے اگر آپ کو باطلاع الہی مطلع علی الغیب کہیں تو کفر نہیں لہذا برسر حق کون ہے۔

ہو المصوب:- علم جملہ غیوب کا ساتھ تفصیل جملہ جزئیات و کلیات کے مختصات حضرت حق سبحانہ تعالیٰ سے ہے۔ ”قال الله تعالى قل لا يعلم من السموات والارض الغيب الا الله“ شروانی حاشیہ بیضاوی میں لکھتے ہیں۔ ”فان غيبه لا يطلع الا باعلام من الرسول ملك او بشر ولا غيبة الخاص مطلع عليه بل بعضه بل اقل القليل منه“ انتہی اور تبصیر الرحمن میں ہے ”لكن الرسل لا يطلعون على جميع الغيوب“ اور بطریق معجزہ کے اللہ تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہی غیب پر عنایت کی ہے قال اللہ تعالیٰ ”عالم الغيب لا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول“ اور علوم اولین و آخرین ماکان و مایکون آپ کو عنایت کئے ابن حجر کی شرح قصیدہ ہمزہ میں تحریر فرماتے ہیں ”وسع علمه صلى الله عليه وسلم العالمين الانس والجن والملائكة لان الله تعالى اطلعه على العالم فعلم علوم الاولين والآخرين ما كان منه وما يكون“ انتہی۔ اور ترمذی نے حدیث حضرت معاذ بن جبل سے کل شی اور حدیث حضرت عبدالرحمن بن عائش سے فعلمت ما فی السموات والارض اور مسلم نے حدیث حضرت عمرو بن الخطب سے فاخبرنا بما کان وما هو کائن اور حدیث حضرت عائشہ سے رأیت فی منامی

حق حق

رسالہ

اثبات علم غیب رسول ﷺ

مصنف

امام المتاخرین قیام الملت والدین

حضرت علامہ شاہ قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ

تصحیح و ترتیب جدید

مفتی محمد احمد رضا اثر فی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ

کو حاصل ہونا ممکن ہے اور کائنات حادثہ کا علم ان کو بقدر احتیاج ان کی امت کے عنایت فرمایا ہے۔ تحقیق اس کی عقائد الخواص و فصوص وغیرہ میں موجود ہے ہر گاہ کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث الی العالمین ہیں اسی واسطے آپ کو علم کل شئی کا عنایت فرمایا جن امور پر تفصیلاً اطلاع کی ضرورت تھی اطلاع تفصیلی اس کی دی اور جن میں چاہا اجمال رکھا اور علم حضرت رسالت پناہ کا بعد حصول کے سلب ہو جانا یا سہو ہو جانا غلط ہے سہو بجز علوم منسوخہ کے اور ثابت نہیں بلکہ بحکم آیہ قل رب زدنی علماً ترقی علوم آپ کے لئے ثابت ہے پس علوم حضرت رسالت کی نہایت ہی نہیں ہے اور اسی کو مطلع علی الغیوب باطلاع الہ کہہ سکتے ہیں باطلاع الہ مطلع علی الغیوب آپ کو سمجھنا ہرگز کفر نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔ واللہ اعلم حررہ محمد عبد الباقی سامحہ اللہ یوم التلاقی۔

واقعی قول زید کا صحیح و درست ہے اور عمرو کا قول باطل و فضول ہے اس واسطے کہ اللہ پاک نے اپنے نبی مکرم کو ہر طرح کے غیب سے علم عطا فرمایا ہے خواہ غیب مطلق ہو خواہ غیب اضافی اور علم ماکان و مایکون سے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم عطا فرمایا ہے۔ پس حضرت سرور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع علی الغیوب کہنا کفر ہرگز نہیں بلکہ عین ایمان ہے جیسا کہ علمائے محققین نے ثابت کیا ہے۔ خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں ”الامن ارتضیٰ من الرسول“ یعنی مگر کسے کہ پسند میکند و آن کس رسول می باشد خواہ از جنس ملک باشد مثل حضرت جبرئیل و خواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ اور اظہار بعضی از غیوب خاصہ خود می فرماید تا آن غیوب را بہ مکلفین میرساند و تلبیس و اشتباہ را از وی بہ کلی دفع می نماید تا احتمال خطا و ناراستی اصلاً پیرامون آن نگردد عامہ مکلفین کہ بدیدن معجزہ تصدیق رسول بشری نمودہ باشند دروجی ہر بار بران اعتماد و نمودہ در غلط نیفتند و راہ حق گم

هذا كل شئ وعدتم اور ترمذی نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنة و اسماء آبائہم و قبائلہم ثم اجمل عن آخرہم اور ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل النار و اسماء آبائہم و قبائلہم الحدیث اور روایت کیا ہے قسطلانی نے دیلمی سے حدیث علمت الاسماء کلہا اور ابن حجر عسقلانی نے امام احمد سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اوتی نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم کل شئ الا الخمس نقل کیا ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی لمعات میں۔ لکھتے ہیں۔ قوله فعلمت ما فی السموات والارض کناہ عن حصول جمیع العلوم انتہی اور سیوطی نمودج اللیب میں تحریر فرماتے ہیں عرض علیہ امتہ کلہم من آدم فمن بعدہ کما علم آدم اسماء کل شئ اور اس سے قبل لکھتے ہیں۔ اوتی صلی اللہ علیہ وسلم علی کل شئ الا الخمس التی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل اوتیہا ایضاً وامر بکتمانہا والخلاف جار فی الروح ایضاً۔ ان احادیث اور عبارات سے وسعت علم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی ہے اور ثابت ہوا کہ جناب باری نے آپ کو معرفت اہل جنت و نار کی مفصل ان کے ناموں کے ان کے باپوں اور قبیلوں کے ناموں کے اور معرفت کل ناموں کی بلکہ کل مسمیات کی اور انکشافات ہر شئی کا اور علم اولین و آخرین عالم ماکان و مایکون دیا ہے لیکن باین وسعت یہ جملہ غیوب امور جزئیہ میں گوبہ نسبت دوسری مخلوقات کے علوم کے اکثر کثیر ہیں اور امور جزئیہ پر اطلاع ہونا مستلزم علم کلی یا اطلاع تفصیلی ہر ہر شئی کا باین طور پر کہ کوئی جزئی امر ہر شئی کا علم سے باہر نہ ہو نہیں ہے پس علم جملہ مغیبات کلیات و جزئیات کا مجموع تفصیلاً کہ مختص حضرت الوہیت کے ساتھ ہے کسی مخلوق کو حاصل نہیں اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ خدا نے کسی کو بطریق معجزہ دیا ہے البتہ انبیاء کو حق تعالیٰ نے علم باللہ وصفاتہ کا کمال اس غای تک عطا فرمایا ہے جس غایت تک مخلوق

مختصر اوزد اہلسنت والجماعت
 وعلمائے باعمل بنصوص صریح بہ ثبوت
 پیوستہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ آن سرور کائنات
 صلی اللہ علیہ وسلم رابع بعثت علم اولین
 و آخرین یعنی علوم ماضیہ و مستقبلہ از بدأ
 خلق تا قیام قیامت بما کان و بما ہو کائن
 بلکہ تمامی علوم جزوی و کلی و احاطہ آن
 الہام فرمود وزیر اکہ از معجزات باہرات
 صلی اللہ علیہ وسلم بر ہر صغیر و کبیر و ہر کہ
 عقل سلیم و اعتقاد کامل دارد ہویدا
 و در کتب حدیث و تفسیر مثل آفتاب بر
 چرخ چارمی روشن و آشکار است کہ علم سید
 المرسلین و محبوب رب العالمین صلی اللہ
 علیہ و علی الہ جمعین وسیع است بر تمام علوم
 انس و جن و ملائکہ زیر اکہ حق تعالیٰ آن
 محبوب عالم را احاطہ بر علوم قرآن شریف
 و علوم اولین و آخرین عنایت فرمودہ
 چنانکہ حق تعالیٰ ارشاد می فرماید
 ترجمہ: اہل سنت و جماعت
 وعلماء باعمل کے نزدیک نصوص صریحہ
 سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ
 نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
 کو بعثت کے بعد علم اولین و آخرین یعنی
 علوم ماضیہ و مستقبلہ بدأ خلق سے لے کر
 قیام قیامت تک جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ
 ہونے والا ہے بلکہ تمام علوم جزوی و کلی
 اور اس کا احاطہ بذریعہ الہام (وحی)
 عطا فرمادیا۔ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ
 علیہ وسلم کے معجزات باہرہ ہر چھوٹے
 بڑے اور ہر اس شخص پر جو عقل سلیم اور
 اعتقاد کامل رکھتا ہے روشن ہے اور کتب
 حدیث و تفسیر میں چوتھے آسمان پر چمکنے
 والے سورج کی طرح روشن اور آشکارا
 ہے کہ سید المرسلین و محبوب رب العالمین
 صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام انسان، جنات
 اور فرشتوں کے علوم سے زیادہ وسیع ہے
 اس لئے کہ حق تعالیٰ نے اس محبوب عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف کے علوم
 پر اور اولین و آخرین کے علوم پر احاطہ
 عنایت فرمایا ہے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ
 کا ارشاد ہے۔ مافرطنا فی

نکند و لہذا در انزال وحی احتیاج بلیغ بکار می برد انتھی۔
 اور حضرت جدی و مرشدی قدوة السالکین مولانا شاہ عبدالرزاق لکھنوی قدس سرہ
 اپنے رسالہ انوار غیبیہ میں اضافہ فرماتے ہیں۔ اور غیب خاص بھی حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حق نے بتا دیا اور بعض انبیاء کو اور اولیاء کو بھی اس میں سے کچھ کچھ
 بتا دیا جس کو جس قدر چاہا پس یہ سب بتا دینے سے واقف ہوئے تو ان سب کو عالم
 الغیب بالاستقلال یعنی خود بخود بے بتائے اللہ کے سمجھنا البتہ شرک ہے اور اللہ کے
 بتانے سے بعض غیب کا عالم جاننا اور اپنے فہم سے کسی قسم غیب کو ان کے علم میں حصر نہ
 کرنا عین ایمان ہے اور بالکل انبیاء اور اولیاء کو معاذ اللہ علم غیب سے محروم سمجھنا خالی
 از کفر نہیں ہے اس واسطے کہ اس سمجھ سے بعض آیات قرآنی کا اور وسعت قدرت حق کا
 انکار لازم آتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اس قدر اعتقاد رکھنا چاہئے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جمیع کائنات کا علم دیا اور غیب سے بھی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کچھ دیا خاص ہو یا مطلق کسی صنف علم غیب سے نفی
 نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درست نہیں اور نہ کل کا احاطہ کر سکتے ہیں اس کو اللہ ہی
 کے حوالہ کرنا چاہئے۔ وہی جانے علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیفیت اور کیا تعداد ہے
 اور حضرت جد مکرّم مقبول بارگاہ صد جناب مولانا علی محمد لکھنوی قدس سرہ اپنے مجموعہ
 فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ یعنی در ظاہر امی بودند و در باطن حق تعالیٰ بر جمیع علوم
 اطلاع دادہ کما فی الشفاء للقاضی علیہ الرحمۃ 'ہذا مع انہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان لا یکتب و لکن اوتی علم کل شئی'۔ انتھی

شدنی است تار و قیامت بایں طور کہ
کف دست خود رامی بینم و فرمود ابوذر
رضی اللہ عنہ کہ نگذاشت مارا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و ہر طائر یکہ بازوئے
خود رامی جبند در آسمان مگر علم آنہا از من
ذکر کردہ۔

اور ایک حدیث حضرت
عبدالرحمن بن عائش سے اور دوسری
حدیث حضرت معاذ بن جبل سے منقول
ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد
فرمایا۔ میں نے اپنے پروردگار کو حسین
صورت میں دیکھا پس رب تعالیٰ نے مجھ
سے پوچھتے ہوئے فرمایا کہ فرشتے کس بات
پر جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا خدایا
تو ہی بہتر جاننے والا ہے۔ حضور اقدس
فرماتے ہیں کہ پھر رب تعالیٰ نے اپنا دست
قدرت میرے دونوں شانہ کے درمیان
رکھا تو میں نے حق تعالیٰ کے دست قدرت
کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے
درمیان محسوس کی۔ پس میں نے زمین
و آسمان میں جو کچھ تھا سب جان لیا۔
اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میرے
لئے ہر چیز روشن اور ظاہر ہو گئی۔

”ما فرطنا فی الكتاب من شئی الا
الایہ“ و علوم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والتسلیم مندرج و منغز اندر علوم صلی اللہ
علیہ وسلم و بر جمیع معارف و علوم و جمیع
مصالح دارین و معرفت امور شرائع
و قواعد دین و سیاست عباد و مصالح امت
مرحومہ خویش و امم جمیع انبیاء و رسل
و اسرار و اختلاف شرائع ایشان بالخصوص
بالہام الہی اطلاع داشتند اگر ذی عقل
سلیم فکر نماید احادیث متواترہ و متکاثرہ
در باب اشراط الساعۃ و قیام قیامت
و شفاعت عظمیٰ و دخول جنت المسلمین
و کیفیت آنہا و دخول نار للکافرین و حال
بدآل اینہا وغیرہ موجود۔

از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
مروی است کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بیشک حق تعالیٰ برداشت برای
من دنیا را من می بینم طرف آن و ہر چہ

الکتاب من شئی الا
اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والتسلیم کا علوم آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے علوم میں داخل ہیں۔ تمام علوم
و معارف، مصالح دارین، امور شرائع کی
معرفت، دین کے قواعد، بندوں کی تدبیر،
اپنی امت مرحومہ کی مصلحتوں اور تمام انبیاء
و رسولوں کی امتوں نیز ان کی شریعتوں
کے اسرار و اختلافات سے خصوصی طور پر
وحی الہی کے ذریعہ آپ مطلع تھے۔ اگر
عقل سلیم کا حامل فرد غور و فکر کرے
(تو وہ جان لے گا کہ) احادیث متواترہ
قیامت کی نشانیوں، وقوع قیامت،
شفاعت عظمیٰ، مسلمانوں کا جنت میں
دخول اور ان کی کیفیت، کافروں کا دوزخ
میں دخول اور ان کی بد حالی و برانجام
وغیرہ کے بارے میں کثیر موجود ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
دنیا کو میرے سامنے بلند کیا تو میں نے
اسے اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا
ہے سب کچھ اس طرح دیکھ لیا جیسا کہ

اور ہونے والا ہے سب کی خبر دیدی تو ہم میں سب سے بڑا جاننے والا وہی ہے جس نے سب سے زیادہ یاد رکھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوة میں تحریر فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو آپ کے احوال شریف کا شروع سے آخر تک مطالعہ کرے گا وہ جان لے گا کہ رب تعالیٰ نے آپ کو جو علم دیا ہے اور فیض کیا ہے وہ اسرار ماکان و مایکون کا علوم تھا اور بلا شک و شبہ یہ علم تو لازماً نبوت کے طور پر آپ کو حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً صلی اللہ علیہ وسلم۔“

اور ان معجزات سے اگرچہ ملحد اپنے خذلان کے باعث انکار کر سکتا ہے مگر دوسروں کے لئے انکار کی گنجائش نہیں جیسا کہ قاضی کی شفا میں اور سیوطی کی جمع الجوامع میں مصرح ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے سامنے بلند کیا پس میں نے اس کو اور اس میں قیامت تک ہونے والی ہر چیز کو اسی طرح دیکھا جس طرح اپنی اس ہتھکنڈ کو دیکھ رہا ہوں۔

نماز خواندہ باز خطبہ خواند تا اینکه غروب آفتاب گردید پس خبردار مارا بماکان و بما ہوکائن پس عالم ترین و محافظ ترین ماست و حضرت عبدالحق محدث دہلوی در مدارج النبوة افادہ فرمودہ و ہر کہ مطالع کند احوال شریف اور از ابتدا تا انتہا بہ بیند کہ چہ تعلیم کردہ است اور پروردگار و افاضہ کردہ است بروی از علوم و اسرار ماکان و مایکون بضرورت حاصل شود اور علم بہ نبوت او بی شوب و شکوک و ظنون قولہ تعالیٰ ”وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ حسب و صلہ و کمالہ“ انتہی و ازیں معجزہ اگر ملحد بجہت خذلان انکار کند دیگر یرا مجال انکار نیست کما ہو مصرح فی الشفاء و فی جمع الجوامع للسیوطی ان اللہ عز و جل رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی

حضرت شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے تحت یہ فائدہ تحریر کیا ہے کہ یہ تمام جزو و کل کے علوم و احاطہ سے عبارت ہے۔

اس طرح حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ بھی رقم فرماتے ہیں۔ یعنی ہر اس چیز کا علم جس کا اللہ تعالیٰ نے ظاہر کرنے کا اذن دیا علم علویہ و سفلیہ سے مطلقاً اور خصوصیت ملائکہ سے خصوصاً۔

اس جگہ ہر ایک کا مطلب تحریر کرتا ہوں تاکہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے لہذا ان عبارتوں میں سے ہر ایک کو سند کتاب کے ساتھ رقم کروں گا۔

اور صحیح مسلم میں حضرت ابوذر یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھانی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ شروع فرمایا یہاں تک کہ زوال کا وقت آگیا آپ نے منبر سے نیچے اتر کر ظہر کی نماز ادا کی پھر منبر پر تشریف لے جا کر خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا نماز عصر پڑھنے کے بعد آپ نے پھر خطبہ شروع کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پس آپ نے جو کچھ ہو چکا

محقق دہلوی علیہ الرحمہ در تحت این حدیث افادہ می فرماید عبارت است از حصول تمامی علوم جزوی و کلی و احاطہ آن انتہی و ہمین طور ملا علی قاری علیہ الرحمہ رقم می فرماید ای ہر چہ اذن دادہ اللہ برای ظہور از عالم علویہ و سفلیہ مطلقاً و خصوصیت ملائکہ خصوصاً

دراں جا مطلب ہر ایک می نویسم تا در فہم آید پس ازین عبارت ہر ایک بسند کتاب رقم خواہم ساخت و در صحیح مسلم از ابوذر یعنی عمرو بن الخطاب مروی است کہ خواند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ نماز صبح را و بر منبر رفتہ خطبہ شروع ساخت تا ایں کہ زوال شد و درآمد و نماز ظہر ادا ساخت باز بر منبر رفتہ خطبہ خواند تا اینکه وقت عصر آمد

عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنيا فانا انظر اليها والی ما هو کائن فیہا الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک رب تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو بلند فرمایا پس میں نے اس کو اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھا جیسا کہ اپنی اس ہتھیلی کو۔

مشکوٰۃ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کیلئے ہمارے درمیان آنے سے روکے گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سورج کو طلوع ہوتا دیکھ لیں پھر آپ جلدی سے باہر نکلے نماز کے لئے تیسرے گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور جلدی ادا کی جب سلام پھیرا تو آپ نے بلند آواز سے ہمیں متوجہ کرتے ہوئے ہم سے فرمایا اے لوگو اپنی اپنی جگہوں پر صرف بستہ بیٹھے رہو پس آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤں میں انہی تم کو بتلاتا ہوں کہ صبح کو کس چیز نے مجھے تم سے روک رکھا۔ میں رات کو اٹھا اور وضو کیا اور جس قدر نماز میرے مقدر میں تھی میں نے پڑھی پھر مجھے نماز میں ہی نیند آگئی یہاں تک کہ نیند کی وجہ سے میری طبیعت بوجھل ہوگئی۔ تو اچانک میں نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا بہت ہی اچھی صورت میں تو اللہ

وفی المشکوٰۃ عن معاذ ابن جبل قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداة عن صلوة الصبح حتی کدنا نتر اى عین الشمس فخرج سریعاً فثوب بالصلوة فصلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجاوز فی صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال امانی ساحتکم ما حبسنی عنکم الغداة انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلوتی حتی استثقلت فاذا اناب ربی تبارک وتعالی فی

یوم القیمة کما انظر الی کفی هذا انتھی۔

اور ابن حجر مکی کی کتاب منہج المکیہ فی شرح قصیدۃ الہزنیہ میں ہے۔

نہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم وسعت رکھتا ہے تمام عالم، انسان، فرشتے، اور جنات کے علوم پر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالم پر اطلاع عطا فرمائی پس آپ جان گئے اولین و آخرین اور ماکان وما یكون کا علم اور تم کو کافی ہے اس بارے میں وہ قرآن جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے مثل علم جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور صحت مروی ہے۔

وقد قال اللہ تعالیٰ ما فرطنا فی الكتاب من شیء ویلزم من احاطتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعلوم القرآنیة ومثلها الذی اوتیه ایضاً انه صلی اللہ علیہ وسلم احاط بعلم الاولین والآخرین وان علو مهم مندرجۃ ومنغمزة فی علومہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی۔

اور تحقیق کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ما فرطنا فی الكتاب من شیء جس سے لازم آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام علوم قرآنیہ اور اس کے مثل جو علم آپ کو عطا کیا گیا سب کو محیط ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط ہے اولین و آخرین کے علوم کو اور بے شک ان کا علم آپ کے علم میں داخل ہے۔

وفی المواہب عن ابن

وتلا وكذلك نرى ابراهيم
ملكوت السموات والارض
وليكون من الموقنين الحديث“
ودراشعة للمعات محقق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ در تحت این حدیث رقم
فرمودہ اند مروی است از عبدالرحمن بن
عائش کہ گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ دیدم پروردگار خود را درینکو صورت
گفت پروردگار تعالیٰ و پر سید از من کہ
در چہ چیز خصومت میکنند ملائکہ گفتم تو دانا
تری گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس
نہاد پروردگار تعالیٰ دست قدرت و انعام
خود را در میان دو شانہ من پس یافتہ سردی
دست او تعالیٰ را در میان دو پستان خود
پس دانستم ہر چہ در آسمان و ہر چہ در زمین
بود عبارت ست از حصول تمام علوم جزئی
و کلی و احاطہ آن۔
و خواند آنحضرت صلی اللہ علیہ

ہے میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پس اللہ
تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں
کنڈھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس
کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے
درمیان محسوس کی تو میں نے جان لیا جو کچھ
آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور آپ نے یہ
آیت تلاوت کی۔ ”و کذا لک نری ابراهیم
الایۃ اور اس طرح ہم نے ابراہیم کو تمام آسمانوں
اور زمینوں کے عظیم ملکوت دیکھا دیئے۔
اشعۃ للمعات میں حضرت شیخ
محقق دہلوی اس حدیث کے تحت تحریر
فرماتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عائش
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے
رب کو اچھی صورت میں دیکھا رب تعالیٰ نے
مجھ سے پوچھا کہ کس چیز کے بارے میں
ملائکہ جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا تو ہی
زیادہ جاننے والا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں کہ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست
قدرت اور انعام میرے دونوں پستانوں
کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے دست
قدرت کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے

احسن صورة فقال يا محمد قلت
لبیک رب قال فیم يختصم الملاء
الاعلیٰ قلت لا ادری قالها ثلثاً قال
فرأیتہ وضع کفہ بین کتفی حتی
وجدت بردانا ملہ بین ثدی فتجلی
لی کل شئی الحدیث۔
قال الملا علی القاری فی
المراقبة ای مما اذن اللہ فی ظہورہ لی
من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقاً
ومما يختصم بہ الملاء الاعلیٰ
خصوصاً انتہی۔
وفی مشکوٰۃ المصابیح
عن عبدالرحمن بن عائش قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رأیت ربی عزو جل فی احسن
صورة قال فیم يختصم الملاء الاعلیٰ
قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین
کتفی فوجدت بردھا بین ثدی
فعلمت ما فی السموات والارض

تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
میں نے عرض کیا لبیک یا رب تو رب نے فرمایا
ملاء اعلیٰ کے فرشتے کسی بات پہ بحث کر رہے
ہیں میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ
نے تین باریہی ارشاد فرمایا اور میں نے بھی
تینوں باریہی عرض کیا۔
حضور فرماتے ہیں کہ اس کے بعد
میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست
قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا
یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک
اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی
تو میرے لئے ہر چیز روشن ہو گئی۔
حضرت ملا علی قاری مرقات میں
فرماتے ہیں۔ یعنی ان علوم میں سے جن کو رب
تعالیٰ نے میرے لئے اذن ظہور عطا فرمایا یعنی
علوم علویہ و سفلیہ مطلقاً اور ملاء اعلیٰ کے فرشتے
جس میں جھگڑ رہے تھے خصوصاً۔
اور اسی مشکوٰۃ المصابیح میں
حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے اپنے رب کو دیکھا اچھی
صورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا بتاؤ بلند رتبہ
فرشتوں کی جماعت کس بات میں جھگڑ رہی

مجدوبان و مجوبان و مطلوبان است انتہی۔
 ”و فی الملعات اللشیخ
 الموصوف قوله فعلمت مانی السموات
 والارض کنایة عن حصول جمیع العلوم
 واستشہد علی امکانہ حصولہ بقولہ و کذا لک
 نری ابراہیم ملکوت السموات والارض
 والمملکوت فملوت من الملک للمبالغة انتہی
 و فی المراتق لملا علی القاری
 یعنی ما علمہ اللہ تعالیٰ بمافیہا من
 الملائکة والاشجار وغیرہما و هو
 عبارة عن سعة علمه الذی فتح اللہ
 علیہ
 وقال ابن حجر ای جمیع
 کائنات التی فی السموات بل
 وما فوقہا کما یستفاد من قصة
 المعراج والارض ہی بمعنی
 الجنس ای و جمیع مافی الارضین
 السبع بل وما تحتہا کما افادہ
 اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثور
 ہوا اس کے بعد آپ نے حقائق اور عالم
 کو جانا جس طرح کی مجذوبوں، مجبوبوں
 اور مطلوبوں کی شان ہوتی ہے۔
 اور یہی شیخ موصوف الملعات
 اللشیخ میں فرماتے ہیں۔ پس آپ کا قول
 فعلمت مانی السموات والارض یہ جمیع علوم
 کے حصول سے کنایہ ہے اور اس کے
 امکان حصول پر شہادت دیتا ہے اللہ تعالیٰ
 کا یہ ارشاد و کذا لک نری ابراہیم ملکوت
 السموات والارض اور ملکوت بروزن فعلوت
 ملک سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔
 اور ملا علی قاری کی کتاب
 مرقات میں ہے ”یعنی اللہ تعالیٰ نے
 آپ کو سکھا دیا جو کچھ اس میں ہے یعنی
 ملائکہ، اشجار وغیرہما اور یہ ان تمام علوم کی
 وسعت سے عبارت ہے جس کو رب تعالیٰ
 نے آپ پر کھول دیا۔
 اور ابن حجر کہتے ہیں کہ جمیع
 کائنات کا علم جو آسمانوں بلکہ ان کے آگے
 سے متعلق ہے جیسا کہ واقعہ معراج سے ظاہر
 ہوتا ہے اور ارض سے مراد جنس ارض ہے یعنی

وسلم مناسب این حال و بقصد استشہاد
 برامکان آن این آیہ را و بچنین نمودیم
 ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 را ملک عظیم تمامی آسمانہارا وزمین
 را و تا آنکہ گرد و ابراہیم از یقین کنندگان
 بوجود ذات وصفات و توحید،
 و اہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت
 است در میان این دو رویت زیرا کہ
 خلیل علیہ السلام ملک آسمان وزمین
 را دید و حبیب ہر چہ در آسمان وزمین
 بود خالی از ذات وصفات و ظواہر و بواطن
 ہمہ را دید و خلیل حاصل شد مراد را یقین
 بوجود ذاتی و وحدت حق بعد از دیدن
 ملکوت آسمان وزمین چنانکہ حال اہل
 استدلال و ارباب سلوک و مجبان و
 طالبان می باشد و حبیب حاصل شد مراد
 را یقین و وصول الی اللہ اولاً پس از ان
 وانست عالم را و حقائق آنرا چنانکہ شان
 در میان محسوس کی پس میں نے جان لیا جو کچھ
 زمین و آسمان میں تھا۔ یہ کلی و جزوی علوم کے
 حصول اور اس کے احاطہ سے عبارت ہے۔
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس حال کے مناسب اور اس امکان
 پر استشہاد کے ارادے سے یہ آیت تلاوت
 فرمائی، ”و کذا لک نری ابراہیم الخ“ اور اسی
 طرح ہم نے ابراہیم کو تمام آسمانوں
 اور زمینوں کے عظیم ملکوت دکھا دیئے تاکہ
 ابراہیم اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور توحید
 کا یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔
 اور اہل تحقیق نے کہا ہے کہ ان
 دونوں رویتوں میں فرق ہے اس لئے کہ
 خلیل اللہ علیہ السلام کو آسمان وزمین کا ملک
 دکھایا مگر حبیب نے جو کچھ آسمان وزمین
 میں تھا اور اشیاء کی ذوات وصفات ظواہر
 بواطن سب کو دیکھا حضرت خلیل کو تو آسمان
 وزمین کے ملکوت سے وجوب ذاتی
 اور وحدت حق کا یقین ہوا جس طرح اہل
 استدلال، ارباب سلوک، اور مجبان
 و طالبان کی نوعیت ہوتی ہے۔ اور حبیب
 پاک کو یقین اور وصول الی اللہ پہلے حاصل

الحاج محمد عبدالباقی صاحب دام فیوضہ نے اپنے رسالہ موسومہ بہ **کشف غطاء الريب عن مسئلة علم الغيب** میں تحریر کیا ہے۔ ”الكشف الرابع فی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اطلعه اللہ سبحانه علی الغیوب قال اللہ تبارک وتعالیٰ تلک من انباء الغیب نوحيها اليک وقال تعالیٰ ذالک من انباء الغیب نوحيه اليک قال البيضاوی ای ما ذکرنا من القصص والغيوب لم تعرفها الا بالوحي وقال النسفی ای ذالک من الغيوب التي لم تعرفها الا بالوحي وقال اللہ تعالیٰ وعلمک ما لم تکن تعلم قال البيضاوی من خفيات الامور او من امور الدين والاحکام انتھی۔

وقال النسفی من امور الدين والشرائع ومن خفيات الامور وضمائر القلوب وقال البغوی من

اور حضرت انجی واستاذی جامع العلوم العقليہ والنقلیہ حاوی الفنون الفرعيہ والاصليہ قدوة المحققين زبدة المدققين مولانا مولوی حافظ سید الحاج محمد عبدالباقی صاحب دام فیوضہ نے اپنا رسالہ موسومہ بہ ”کشف غطاء الريب عن مسئلة علم الغيب“ میں تحریر کیا ہے (چنانچہ وہ لکھتے ہیں) کشف رابع اس بیان میں ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رب تعالیٰ نے غیوب پر مطلع فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے بذریعہ وحی تمہیں عطا کیں۔ امام بیضاوی نے کہا یعنی جو کچھ ہم نے بیان کیا قصص اور غیوب آپ نے اسے نہ جانا مگر وحی کے ذریعہ اور امام نسفی نے کہا یعنی وہ غیب جنہیں آپ نے نہیں جانا مگر وحی کے ذریعہ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے وعلمک الخ اور رب تعالیٰ نے آپ کو وہ علم سکھادیا جو آپ

والحوث الذی علیہا الارضون کلها انتھی۔

ويمکن ان يراد بالسموات الجهة العليا وبالارض الجهة السفلى فيشتمل الجميع انتھی

وفی الصحيح المسلم حدثنی ابو زيد یعنی عمرو ابن اخطب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا“ انتھی۔

اور حضرت انجی واستاذی جامع العلوم العقليہ والنقلیہ حاوی الفنون الفرعيہ والاصليہ قدوة المحققين زبدة المدققين مولانا مولوی حافظ سید زمین کے ساتوں طبقے اور جو کچھ ان کے تحت ہے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بیل اور مچھلی کے بارے میں خبر دینا جن پر پوری زمین قائم ہے اس کا افادہ کر رہا ہے اور ممکن ہے کہ سموات سے جہت علیا اور ارض سے جہت سفلی مراد ہو پس یہ سب کو شامل ہو جائے گا۔

اور صحیح مسلم میں ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی ابو زید یعنی عمرو بن اخطب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے پس آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت ظہر آن پہنچا پھر آپ منبر سے اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے جا کر آپ نے ہم سے خطاب کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا۔ آپ منبر سے اتر کر ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد فرمانے لگے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ پس آپ نے ہمیں وہ سب کچھ بتادیا جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے۔ تو ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس کو سب سے زیادہ یاد ہے۔

دیا تو وہ اس علم کو تمہیں بتانے میں بخل نہیں کرتے بلکہ تمہیں سکھاتے ہیں چھپاتے نہیں۔ جیسا کہ کاہن اپنی کہانت کو چھپاتا ہے اور جب کچھ حاصل کرتا ہے تو بیان کرتا ہے۔ حلوان کاہن کی اجرت کو کہتے ہیں۔

اور بیضاوی کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ غیب کی خبریں دی تو آپ انہیں ظن و گمان سے نہیں بیان کرتے۔ اور ضاد کے ساتھ بضنین پڑھا جائے تو اس کا معنی بخل ہے تو اب معنی ہوگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی تبلیغ و تعلیم میں بخل نہیں فرماتے۔

پس ثابت ہوا جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے شک اللہ جل جلالہ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب پر مطلع فرمایا تو آپ اس غیب کے تعلم و تبلیغ میں بخل نہیں کرتے بلکہ آپ اس کی تعلیم اور تبلیغ فرماتے ہیں۔

رہی بات کائنات کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت تو خلاصہ کلام یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی تعلیم علم غیب ہوئی جیسا کہ احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے یہاں تک کہ بیان کر دیں نبی

وقال البيضاوي وما هو
وما محمد علي الغيب علي ما خبره
من وحى الله وغيره من الغيوب
بظنين اي بمتهم من الظنة وقرأ
بضنين من الضاد هو البخل اي
لا يخل في التبليغ والتعليم انتهى
ثبت مما ذكرنا ان الله جل
جلاله اطلع نبينا صلي الله عليه وسلم
على الغيب فلا يخل النبي صلي الله
عليه وسلم في تعلم ذلك الغيب
وتبليغه بل يعلمه ويبلغه“ انتهى
اور اسی کتاب

میں ہے ”واما سعة علمه صلي الله
عليه وسلم بالكائنات فقد
اخبار النبي صلي الله عليه وسلم
بما خلق الله من العرش الى ماتحت
الثرى وقد ذكر منها السيوطي في
الهبة السنية و اخرج البخاري في
صحيحه عن عمر يقول قام فينا النبي
ﷺ مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق
حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل

الاحكام وقيل من العلم الغيب وقال
السيوطي من الاحكام والغيب۔
وہ خفیہ امور اور دین و احکام کے امور۔

وقال الله تعالى وما هو علي
الغيب بضنين بالضاد في قرأة نافع
المولى وابن عامر الشامي وحمزة
وعاصم الكوفي وقرأ ابن عمرو
البصري وعلي الكسائي الكوفي
بظنين بالطاء قال الخازن في
تفسيره وما هو اي محمد صلي الله
عليه وسلم علي الغيب اي الوحي
ومن خبر السماء وما اطلع عليه
مما كان غائبا عليه من الانبياء
والقصص بظنين اي عنهم والظنة
التهمة

وقرأ الآخرون بالضاد اي
ببخل يقول انه ياتي به علم الغيب
فلا يخل به عليكم بل يعلمكم
ولا يكتمه كما يكتّم الكاهن ما عنده

حين ياخذ عليه حلونا وهو اجرة
الكاهن انتهى۔

نہیں جانتے تھے۔ بیضاوی کہتے ہیں کہ
اور امام نسفی کہتے ہیں دین و شرائع
کے امور یا خفیہ امور اور دلوں کے خطرات
اور امام بغوی نے کہا کہ مراد احکام ہیں
اور کہا گیا ہے کہ مراد علم غیب ہے۔ اور امام
سیوطی نے کہا کہ مراد احکام اور غیب کا علم ہے۔
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اور وہ غیب
بتانے میں بخل نہیں“، بضنین ضاد کے ساتھ
، یہ نافع مولیٰ، ابن عامر شامی، حمزہ اور عاصم کو نبی
کی قرأت ہے اور ابن عمرو بصری علی کسائی کی
قرأت بظنین ظاء کے ساتھ ہے۔ امام خازن
اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں وہ یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وحی اور آسمانی خبریں اور وہ
چیزیں جو آپ پر پوشیدہ تھیں مثلاً انبیاء کے
احوال اور قصص وغیرہ جن کی اطلاع رب تعالیٰ
نے آپ کو دی تو آپ ان غیوب کو ظن و گمان
سے بیان کرنے والوں میں سے نہیں ہیں۔
اور دوسرے ائمہ کی قرأت ضاد کے
ساتھ ہے یعنی بخیل نہیں۔ یعنی رب تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اس نے اپنے نبی کو غیب کا علم

الشمس فحدثنا بما كان وماهو
کائن فاعلمنا احفظنا
ابن زید انصاری سے کہا انہوں نے نماز
پڑھی ہمارے ساتھ نبی ﷺ نے صبح کی
اور منبر پر چڑھ گئے۔ پس خطبہ پڑھا
یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت پہنچ گیا پھر
اترے اور نماز پڑھی آپ نے ہمارے
ساتھ ظہر کی پھر منبر پر چڑھ گئے پس خطبہ
پڑھا عصر کی نماز کے وقت سے ایسا ہی
کیا یہاں تک کہ غروب ہو گیا آفتاب پس
بیان کر دیا ہم سے ماکان وما یکون کو پس
زیادہ عالم ہم لوگوں میں وہی ہے جو زیادہ
یاد رکھنے والا ہے۔
اور روایت کی ہے ابو داؤد نے
حذیفہ بن یمان سے کہا انہوں نے کہ
کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ ہم
میں ایک مرتبہ پس نہ چھوڑا اس قیام میں کسی
چیز کو جو ہوگی قیام قیامت تک مگر بیان
کر دیا یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا
اور بھلا دیا اس کو جس نے بھلا دیا میرے
ساتھی اس سے آگاہ ہیں اور جب کوئی بات
ان میں سے ہوتی ہے اور میں بھولا ہوتا ہوں
تو اس کو خیال کرتا ہوں مجھ کو یاد آ جاتی ہے
جیسا کہ یاد کرتا ہے ایک شخص دوسرے شخص

النار منازلهم حفظ ذالک من
حفظه ونسی من نسیه۔
و فی عمدة القاری
الغرض انه اخبر عن المبدء
والمعاش والمعاد جمعياً قال فيه
دلالة على انه اخبر فی المجلس
الواحد احوال المخلوقات من
ابتدائها الى انتهائها وفي ايراد
ذالک کله فی مجلس واحد
امر عظیم من خوارق العادة وكيف
وقد اعطى جوامع الکلم“ انتہی۔
ایسا ہی نقل کیا ہے اسی کتاب
میں ملا علی قاری اور یطبی اور عسقلان سے اور
بھی اسی کتاب میں ہے۔
واخرج مسلم واحمد عن
ابی زید الانصاری قال صلى الله بنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة
الصبح وصعد المنبر فخطبنا حتى
حضرت الصلوة ثم نزل فصلى
الظهر ثم صعد المنبر فخطبنا ثم
العصر كذا لک حتى غابت
کریم ﷺ نے وہ چیزیں جو اللہ نے
پیدا کیں عرش سے تحت الثریٰ تک ان میں
سے بعض کو سیوطی نے ذکر کیا ہے ہبہ سنہ
میں اور روایت کیا ہے بخاری نے اپنی صحیح
میں عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ قیام
فرمایا ہمارے نبی کریم ﷺ نے ایک
زمانہ میں پس خبر دی ہم کو آپ نے شروع
پیدائش خلق سے وہاں تک کہ داخل ہوں گے
اہل جنت اپنے اپنے درجوں میں اور اہل نار
اپنی اپنی جگہوں میں یاد رکھا اس کو جس نے یاد
رکھا اور بھلا دیا اس کو جس نے بھلا دیا۔
عمدة القاری میں ہے غرض اس
سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر
دی مبتدأ اور معاش و معاد سب کی اور کہا صاحب
عمدة القاری نے اس میں ثبوت ہے اس بات
کا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی مجلس میں
تمام مخلوقات کے حالات ابتداء سے انتہا تک
بیان کئے اور بیان کرنا کل احوال کا ایک ہی
مجلس میں یہ امر عظیم خوارق عادت کا ہے
اور کیوں کرنے ہو کہ حضرت سرور دو عالم ﷺ
کو جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں۔
اور روایت کیا ہے مسلم واحمد نے

اللہ علیہ وسلم و ما یحرک طائر جناحیه من السماء الا ذکر نامنه علما وفی روایة الا ذکر لنا منه علماً قال الزرقانی ذکر لنا من طیرانه علما یتعلق به فکیف بغیره ممایهمنا فی الارض وهذا تمثیل ل بیان کل شئی تفصیلاً تارة واجمالاً اخرى والمعنی ما یدعه شیئاً الا بینہ لنا بحیث لا ینخفی علینا شئی بعده وقد کان خطب قبل وفاته خطبا اطل فیها مرة من الصباح الی الظهر ای قبل الغروب لم یدع شیئاً الا بینہ لاصحابه انتھی۔

واخرج مسلم فی صحیحہ عن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ زوی الارض حتی رایت مشارق الارض ومغاربها وان التی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها“ انتھی۔

جانب ہے کہ حضرت سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا بھر کو حقیقتاً دیکھا دفع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول سے یہ احتمال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد نظر سے علم نہیں ہے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا یہ خبر دینا مشاہدہ سے ہے پس غیب نہیں اسلئے کہ اس کی خبر دنیا خبر دینا ہے اس چیز کی کہ جو لوگوں سے پوشیدہ وغائب ہے پھر اس وجہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور آپ کے قول کا اعتبار واجب ہے کہ جو کچھ لوگوں نے بعد آپ کے مشاہدہ فرمایا وہ منجملہ ان اشیاء کے ہے جن کو آپ دیکھ چکے جب دنیا بلند کر کے رو برو آپ کے کی گئی۔

اور روایت کیا ہے احمد اور طبرانی نے ابی ذر سے کہا انہوں نے تحقیق نہیں چھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس حال میں کہ جو چڑیا کہ اپنے پروں کو آسمان پر ہلاتی ہے مگر ذکر کر دیا ہم سے اس کا علم۔ زرقانی نے کہا ہے کہ ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اڑنے سے وہ علم جو اس کے متعلق ہو پس کیونکر چھوڑے دوسرے علوم جو ہم کو ہم ہیں۔ یہ تمثیل ہے اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شے کو تفصیل وار کبھی اور بطور اجمال

واخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قدر فع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه قال الزرقانی قدر فع ای اظهر وکشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع ما فیها کانما انظر الی کفی بهذا الاشیاء الی انه نظر حقیقة دفع به احتمال ان السید ارید بالنظر العلم ولا یرد انه اخبار ممن شاهده فلا یكون غیباً لان اخباره بذلک اخبار عن غیب عن الناس ثم یعلم باعتبار صدقه ووجوب اعتقاده بقوله ان کل ما علمه الناس بعده من جملة ما رآه حین کفت له الدنیا صلی اللہ علیہ وسلم انتھی

واخرج احمد والطبرانی عن ابی ذر لقد تر کنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو جب غائب ہو جاتا ہے اس سے پھر جب دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے پھر کہا حدیث نے نہیں جانتا ہوں میں کہ میرے ساتھی بھلا دیئے گئے ہیں یا خود انہوں نے کسی وجہ سے بھلا دیا ہے۔ قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ برپا کرنے والے کو دنیا پوری ہونے تک جس کے ساتھی تین سو آدمی یا ان سے زیادہ ہوں مگر بتا دیا ہم کو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام۔

اور طبرانی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ جل شانہ نے بلند کیا میرے لئے دنیا کو پس میں اس کو دیکھتا ہوں اور جو ہونے والا ہے اس میں قیامت کے دن تک جیسا دیکھتا ہوں میں اپنی ہتھیلی کو۔ زرقانی لکھتے ہیں قدر فع لی یعنی تحقیق ظاہر کر دی گئی اور کھول دی گئی میرے لئے دنیا اس طرح پر کہ میں نے احاطہ کر لیا کل چیزوں کو جو اس میں ہیں ”کانما انظر الی کفی“ یعنی گویا کہ دیکھتا ہوں میں اپنے کف دست کو اس میں اشارہ اس

عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی حدیث صلوة خسوف الشمس
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رأیت فی منامی هذا کل شیء
وعدتہم حتی لقد راتنی ارید ان آخذ
قطفاً من الجنة حين رأیتمونى جعلت
تقدم ولقد رأیت جہنم تخطیم بعضها
بعضاً حين رأیتمونى تأخرت ورأت
فیہا عمر بن الحی وهو الذی یسبب
السوائب“

اور اسی کتاب میں ہے۔
”اخرج الدیلمی من حدیث ابی
رافع ام حبیبہ والحاکم من حدیثہا
فانہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مثلت لی امتی فی الماء
والطین وعلمت الاسماء کلہا
کما علم آدم الاسماء کلہا وفی
روایۃ الدنیابدل امتی۔

اور روایت کیا ہے مسلم نے
بروایت مرادی کے حضرت عائشہ زوجہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث صلوة خسوف شمس
میں کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی میں نے اس
جگہ میں ہر چیز جس کا تم سے وعدہ ہے
یہاں تک کہ دیکھا میں نے اپنے کو کہ
لیا چاہتا ہوں میں خوشہ انگور جنت کو جب تم
نے مجھے دیکھا آگے بڑھتے ہوئے

اور بھی اسی کتاب میں ہے۔
”واخرج الترمذی عن عبد اللہ ابن
عمر قال خرج علينا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وفی یدہ کتابان فقال
اتدرون ما هذان الکتابان
فقلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال
للذی فی یدہ الیمنی هذا کتاب من
رب العالمین فیہ اسماء اهل الجنة
واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی
آخرهم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منهم
ابداً ثم قال للذی فی شمالہ هذا کتاب
من رب العالمین فیہ اسماء اهل النار
واسماء آبائهم واسماء قبائلهم ثم
اجمل علی آخرهم فلا یزاد فیہم
ولا ینقص منهم وابدأ الی ان قال ثم قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیه
فبذہما ثم قال فرغ ربکم من العباد
فریق فی الجنة وفریق فی
السعیر“ انتہی

اور اسی کتاب میں ہے۔
”واخرج مسلم من طریق المرادی عن
پروردگار عالم کی جانب سے ہے اس میں نام
کبھی بیان کیا اور معنی یہ ہوئے کہ نہیں چھوڑا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو گمراہ بیان کر دیا
اس کو ہم سے اس طرح کہ نہیں پوشیدہ رہی ہم
پر کوئی چیز بعد آپ کے اور پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے قبل وفات فرمانے کے چند خطبے کبھی اس
میں طول دیا آپ نے صبح سے ظہر تک اور کبھی
ظہر سے مغرب کے قریب تک نہیں چھوڑا
کسی چیز کو گمراہ بیان کر دیا اپنے اصحاب سے۔
اور روایت کیا ہے مسلم نے اپنے
صحیح میں ثوبان سے بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میرے لئے سمیٹ
لیا زمین کو یہاں تک کہ دیکھا میں نے مشارق
ارض اور مغارب ارض کو جہاں تک ملک میرا
پہنچے گا وہ وہی ہے جو میرے لئے سمیٹا گیا
اور روایت کیا ہے ترمذی نے
عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ نکلے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاتھ میں ان کے
دو کتابیں تھیں پس فرمایا آپ نے کہ جانتے
ہو یہ کون کتابیں ہیں کہا ہم نے کہ نہیں
یا رسول اللہ مگر یہ کہ بتادیں ہم کو پس فرمایا اس
کو جو آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب
پروردگار عالم کی جانب سے ہے اس میں نام

ہر ایک انسان کو زیادہ تمہارے پہچانے سے اپنے ساتھی کو۔

اور روایت کیا ہے دارمی اور نسائی نے عبد الرحمن بن عائش سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا ﷺ نے دیکھا میں نے اپنے پروردگار کو اچھی صورت میں فرمایا مجھ سے اس نے کس بات میں جھگڑتے ہیں ملاء اعلیٰ کے فرشتے کہا میں نے خدا زیادہ جانتا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس رکھا خدا نے اپنے کف کو درمیان میرے دونوں شانوں کے پس پائی میں نے ٹھنڈک اس کی اپنے سینہ میں پس جان لیا میں نے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وکذا لک نری ابراہیم الایۃ یعنی اس طرح دکھاتے ہیں ہم ابراہیم کو ملک آسمان و زمین اس لئے کہ وہ یقین والوں میں ہوں۔

اور بہت سی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سرور دو عالم ﷺ کو اللہ نے بہت کچھ علم غیب عطا فرمایا ہے اس مسئلہ کی تحقیق حضرت استاذی دام فیوضہ نے اپنے رسالہ مذکور الصدر میں بہت بسط و تشریح کے ساتھ کی ہے فلیراجع واللہ علم حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ۔

محمد قیام الدین عبد الباری

امتی البارحة الذی هذه الحمرة اولها و آخرها قبل یارسول الله عرض عليك من خلق فكيف من لم یخلق فقال صورالی فی الطین حتی انی لا عرف بالانسان منهم من احد کم الوجه“ انتھی۔

اور اسی کتاب میں ہے۔ ”واخرج الدارمی والنسائی عن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی فی احسن صورة قال فیم یختصم الملاء الا علی قلت الله اعلم فقال فوضع كفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین یدی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذا لک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین“

اور دیکھا میں نے جہنم کو بعض بعضوں کو شکستہ کرتے ہیں جب تم نے دیکھا میں پیچھے ہٹا اور میں نے دیکھا اس میں عمرو بن حی کو جس نے اول ساند چھوڑا دیئے تھے۔

اور روایت کیا ہے دیلمی نے ابی رافع وام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے اور حاکم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہا ان دونوں نے فرمایا رسول خدا ﷺ نے بنائی گئی میری امت میرے واسطے پانی اور مٹی سے اور بتایا گیا میں کل نام جیسا کہ آدم کو کل نام بتائے گئے اور ایک روایت میں امت کی جگہ پردنیا وارد ہوا ہے یعنی دنیا بھر مجھ کو دکھا دی گئی۔

اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مقدسی نے بھی حذیفہ بن اسید ابن خالد غفاری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے پیش کی گئی شب گذشتہ کو مجھ پر میری امت پہلی اور پچھلی اس جمرہ کے پاس پس کہا گیا یا رسول اللہ پیش کی گئی آپ پر جو پیدا ہوگی تو کیونکر پیش کی گئی جو ابھی پیدا نہیں ہوئی ہے پس فرمایا آپ نے انکی صورتیں مٹی میں میرے لئے ظاہر کی گئیں یہاں تک میں پہچانتا ہوں ان میں سے

(۶) شعبہ تصنیف و تالیف، اسلامی معلومات عامہ اور طلبہ کی معلومات عامہ کے لئے نظامی دارالمطالعہ (لائبریری)۔

(۷) ایسے طلباء جن کے قیام و طعام علاج و معالجہ تعلیم و تربیت کا جامعہ کفالت کرتا ہے اور درسیات کی کتابیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ۱۵۰ کی تعداد پر مشتمل ہے۔

(۸) درجات پرائمری اول تا پنجم و چشتیہ ہائر سکندری اسکول کے طلباء و طالبات کی تعداد ۱۲۵۰ ہے جو شہر ردولی شریف و قرب و جوار سے متعلق ہیں۔

(۹) شعبہ حفظ و قرأت و درس نظامیہ کے اساتذہ جن کی تعداد ۱۰۰ ہے شعبہ پرائمری و چشتیہ ہائر سکندری اسکول کے اساتذہ و معلمات جن کی تعداد ۲۲ ہے سفراء جن کی تعداد ۶ ہے۔

کل تدریسی و غیر تدریسی ملازمین کی تعداد ۳۸ ہے

(۱۰) جامعہ کے سالانہ مصارف جس میں اخراجات مطبخ و مشاہرہ اساتذہ بھی شامل ہیں۔ اٹھارہ لاکھ روپے کا تخمینہ ہے۔

(۱۱) جامعہ نے چشتیہ گرلس انٹر کالج کے لئے محلہ پورے میاں میں ایک وسیع زمین خرید کر ۲۰۱۰ء میں کالج کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اور اس کا تعمیری کام جاری ہے جس کی لاگت تخمیناً ڈیڑھ کروڑ روپے ہے۔

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ

شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں

ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ پوسٹ ردولی شریف،

ضلع فیض آباد، یوپی (انڈیا) پین کوڈ 225411

چیک ڈرافٹ برائے مدرسہ: MADARSA JAMIA CHISHTIA

چیک ڈرافٹ برائے تعمیر: CHISHTIA EDUCATIONAL SOCIETY

Web:-HAZRATSHAIKULALAM.COM

WWW.MUJADID-E-SILSILAY-SABIRYA.COM

تعارف جامعہ چشتیہ ماضی اور حال کے تناظر میں

حضرت شیخ مخدوم احمد عبدالحق شیخ العالم علیہ الرحمۃ والرضوان سے منسوب و متعلق سلسلہ چشتیہ صابریہ کی قدیم مرکزی خانقاہ ہے جو برسہا برس سے تشنگان علوم شریعت و معرفت کو آسودہ جان کر رہی ہے۔

جس کے پاکیزہ دامن میں مدرسہ چشتیہ صابریہ فیض القرآن ایک تعلیمی ادارہ قائم ہوا جو اول تا پنجم درجات پرائمری پر مشتمل تھا۔

۹۹-۶-۲۸ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے بہت سارے ارباب دانش اور باشعور افراد کی گزارش پر حضرت شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں مدظلہ العالی و اراکین ادارہ لہذا نے اس میں مزید توسیع کر کے ادارہ کو دارالعلوم کی حیثیت سے بڑھایا اور تقریباً سو سے زائد بیرونی طلباء کا قیام عمل میں آیا اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کا تقرر ہوا۔ چنانچہ ادارہ بحیثیت دارالعلوم نہایت ہی منظم تعلیم کے ساتھ اپنی ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

(۱) درجات پرائمری اول تا پنجم۔ مضامین۔ ہندی، انگریزی اردو، دینیات، اسلامی، سائنس، جغرافیہ وغیرہ۔

(۲) چشتیہ ہائر سکندری اسکول گورنمنٹ کے منظور شدہ کورس کے ساتھ دینیات و اسلامی تاریخ۔

(۳) شعبہ حفظ القرآن بہ رعایت تجوید و حد۔

(۴) شعبہ قرأت بہ روایت حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) درس نظامیہ از اعدادیہ تا رابعہ مدارس اسلامی کا انتخاب شدہ عالم کا کورس۔